جپ جی صاحب

کلامِ گورونانک

مترجم

زبیدہ بیگم

پنجابی یونیورسٹی
پٹیالہ

جپ جی صاحب

کلامِ گورونانک

جپ جی صاحب

کلامِ گورو نانک

مترجم

زبیدہ بیگم

پنجابی یونیورسٹی

پٹیالہ

ترتیب

گورونانک صاحب

گورونانک صاحب کی پیدائش ۱۵/اپریل ۱۴۶۹ء میں تلونڈی (ننکانہ صاحب، پاکستان) میں ہوئی۔ آپ کے والد کالو صاحب ایک متوسط کھتری گھرانے سے تھے اور وہاں کے مسلم جاگیردار رائے بُلار کے ہاں ملازم تھے۔ ایک باپ کے ناطے ان کی یہ قدرتی خواہش تھی کہ بیٹا پڑھ لکھ کر دنیاوی ترقی حاصل کرے۔ لیکن ننھا نانک ایک غیر معمولی صلاحیت کا بچّہ تھا۔ رسمی تعلیم اس کے ذہن کی تشفی نہ کر پاتی۔ جب وہ اپنے گھر کے مویشیوں کے گلّے کو چراگاہ میں لے جاتا تو فطرت کی بے کراں موسیقی سے اپنی رُوح کو ہم آہنگ پاتا۔ اور گھنٹوں پرسکون بیٹھا رہتا۔ وہیں کبھی کبھی گاؤں کی سرحد پر معصوم اور متجسس بچّے کی ملاقات تارک الدنیا فقیروں اور سادھوؤں سے بھی ہو جاتی اور ان کے عقائد سے واقفیت حاصل ہوتی گئی۔ بچپن ہی میں ان کی ملاقات ایک مُسلم صوفی

درویش سیّد حسن سے ہوئی اور وہ تصوف سے آشنا ہوئے۔

ننھا نانک اپنی والدہ ترپتاجی کے علاوہ بہن بی بی نانکی کا بہت دلارا تھا۔ لیکن دنیا دار باپ اور روحانیت پسند بیٹے کے خیالات میں بہت فرق تھا۔ جب نانک گیارہ برس کے ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے سماج کے رواج کے مطابق انھیں جینؤ پہنانے کی رسم ادا کرنے کی تیاری کی۔ لیکن بیٹے نے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا۔

رحم کی کپاس ہو
قناعت کا سوت ہو
نیکی کی گرہیں اور سچائی کے بل دیے ہوں
رُوح کے لیے جینؤ اس طرح بنے گا
اگر تمھارے پاس اس طرح کا جینؤ ہے
تو لاؤ مجھے پہناؤ
کہ ایسا جینؤ نہ ٹوٹے گا
نہ میلا ہوگا
نہ جلے گا، نہ کھویا جائے گا

گورونانک دیوفرماتے ہیں وہ بڑا بابرکت ہے
جوایسا جینئو پہنتا ہے۔

(آسادی وار۔ صفحہ ۴۷۱)

کچھ برسوں کے بعد نوجوان نانک اپنی پیاری بہن بی بی نانکی
اوراس کے شوہر جے رام کے پاس سلطان پور چلے گئے جہاں
نواب دولت خاں لودھی کے ہاں مودی خانے کے نگراں مقرر
ہوتے۔ان کے ساتھ ہی تلونڈی سے ان کے بچپن کا ساتھی مردانا
بھی آیا۔ مردانا مسلم ڈوم تھا اور رباب بجانے میں مہارت رکھتا تھا۔
اسے گورونانک سے والہانہ محبت تھی اور آخری دم تک ان کے
ساتھ رہا۔

گورونانک صاحب اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری سے
بجالائے۔ البتہ غریب اور بے کس کی طرف سب سے پہلے توجہ
دیتے۔کام کے اوقات میں بھی انھیں خدا کا خیال نہ بھولتا۔بالا جو
ایک ہندو تھے اور تلونڈی سے ان کی خیروعافیت دریافت
کرنے آتے تھے۔وہ بھی نانک کے ساتھ ہی رہنے لگے اور دھیرے
دھیرے ان کے ہم خیال اور چاہنے والوں کا دائرہ بڑھتا گیا۔

گورونانک صاحب شام کو سادہ کھانا کھا کر خدا کی شان میں شبد فرماتے۔ یہ لوگوں کی مادری زبان پنجابی میں ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اکثر یاد ہو جاتے اور کبھی کبھی لوگ انھیں اپنی بیاض میں بھی درج کر لیتے مردانا رباب سے ان کی سنگت کرتے۔ صبح ایک پہر رہے جاگتے اور ندی میں نہا کر اس کے کنارے خدا کے نام کو بار بار دہراتے اور نام کی اتھاہ گہرائی میں ڈوب جاتے۔ خدا کی ذات کے نام کو بار بار دہرانا اور یاد کرنا ہی بعد میں ان کے ارادت مندوں کا ذریعۂ عبادت ہوا۔

بہن بی بی نانکی کو بھائی کی شادی کا بہت ارمان تھا۔ چنانچہ ۱۹ برس کی عمر میں ان کی شادی "سُلکھنی" نامی لڑکی سے ہوئی۔ دُلہن سلکھنی نہایت نیک طبع اور مہمان نواز ثابت ہوئی۔ وہ شام کو ان سب مہمانوں کا کھانا بناتی جو گورونانک صاحب کے ساتھ ذاتِ حق کی حمد و ثنا کے لیے جمع ہوتے۔ خدا نے انھیں دو بیٹے سری چند اور لکھمی داس عطا کیے۔

آپ کی مہمان نوازی اور فیاضی سے کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے جا کر نواب سے شکایت کی کہ نانک صاحب مودی خانہ

لٹائے دیے جا رہے ہیں۔ نواب نے جانچ پڑتال کروائی۔ حساب بالکل صحیح نکلا۔

نوجوان نانک کی ہر دلعزیزی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ ہر ذات اور ہر مذہب کے لوگ ان کے پاس کھنچے چلے آتے اور وہ سب کو برابر اور یکساں سمجھتے اور فرماتے "نہ کوئی ہندو ہے اور نہ مسلمان" کچھ لوگوں کو اس بات پر سخت اعتراض تھا اور یہ شکایت پھر نواب تک پہنچی۔ لیکن نواب جو کہ نانک صاحب کی ایمانداری اور عبادت گزاری سے بے حد متاثر تھا اس نے لوگوں کو سمجھایا۔ کہ نانک ایک درویش آدمی ہے اور ایک درویش کی بات کو سمجھنا آسان نہیں۔

۱۴۹۶ء کی برسات میں وہ ایک طویل اور دور دراز کے سفر پر روانہ ہوتے۔ انھوں نے ایک ایسا لباس زیب تن کیا۔ جو نہ تو خالص مسلمانوں کا تھا اور نہ ہی ہندوؤں کا۔ ان کا ساتھی صرف مردانا تھا۔ اور آپ نے اس سیاحت میں ۲۳ برس گزارے۔ شمال میں ہمالیہ کے دامن مشرق میں بنگال، آسام، جنوب میں لنکا اور مغرب میں بغداد اور مکّہ معظمہ تک کا سفر کیا۔

اس طویل سیاحت کے دوران وہ مختلف قومیت اور فرقوں کے لوگوں سے ملے، مختلف شہروں اور گاؤں میں مندروں، مٹھوں اور مسجدوں میں گئے، عالم اور ان پڑھ لوگوں کے ساتھ ان کے تہواروں اور ان کی رسومات میں شریک ہوئے اور ہر جگہ آپ نے لوگوں کے زخمی دلوں پر محبت کے پھاہے رکھے۔ لوگ روحانی پیاس لے کر آپ کے پاس آتے اور آپ کی سادہ اور پر خلوص شخصیت سے سرشار ہو کر آپ ہی کے ہو کر رہ جاتے۔

سفر کے دوران وہ جگن ناتھ پوری (اڑیسہ) کے مندر پہنچے۔ انھوں نے دیکھا کہ پجاری دن میں کئی مرتبہ مورتیوں کو نہلا دھلا کر ان کے لباس تبدیل کرتے ہیں اور ان کے سامنے طرح طرح کے پھل اور مٹھائیاں رکھ کر، پھول، لوبان اور گھی کے ساتھ آرتی کرتے ہیں۔ گورونانک صاحب مندر سے باہر آکر بیٹھ گئے اور مردانے سے کہا کہ رباب چھیڑ اور خود یہ خوبصورت نظم کہی:

آسماں ایک تھال ہے
سورج اور چاند چراغ ہیں
روشن ستارے موتی ہیں

پہاڑوں سے آنے والی صندل بھری ہوا
تیری دُھوپ (لوبان) ہے
ہوائیں تجھے پنکھا (چنور) جھل رہی ہیں۔
کیسی آرتی ہو رہی ہے!
اے زندگی اور موت کے چکر سے چھٹکارا دلانے والے!
تیری آرتی!

(راگ دھناسری صفحہ ۶۶۳)

آپ نے فرمایا کہ لوگ غلطی سے رسم پرستی اور بت پرستی کو ہی مذہب سمجھنے لگتے ہیں، روحانیت ان ظاہری لبادوں میں گم ہو جاتی ہے۔ خدا واحدِ مطلق ہے۔ بت پرستی جائز نہیں۔

اسی طرح جب آپ گورکھ ناتھ تشریف لے گئے تو وہاں کے جوگیوں اور سِدّھوں کے ساتھ ان کا سخت مباحثہ ہوا۔ جوگیوں نے انھیں اپنے سلسلے میں شامل ہونے کی دعوت دی اور کہا " جوگی بن جاؤ اور ہمارے فرقے کا لباس پہن لو۔ اس طرح تمھیں سچّا دھرم ملے گا۔" گورو نانک دیو نے مندرجہ ذیل شبد میں اس کا جواب دیا۔

جوگی گودڑی، عصا اور جسم پر راکھ مل لینے سے نہیں بن جاتا۔
جوگی کانوں میں بالے پہننے، سر منڈانے اور سنکھ بجانے سے نہیں بن جاتا۔
جوگی بننے کا طریقہ یہ ہے کہ
دنیا یعنی مادہ کی آلودگی کے درمیان رہ کر مادہ سے ماورا یعنی خدا سے جڑے رہیں۔

گورو صاحب نے فرمایا کہ مذہب زندگی اور دنیا سے فرار کا راستہ نہیں۔ بلکہ دنیا میں رہ کر ابدی سچائی تک پہنچنے کا ایک زینہ ہے۔ حقیقت سے مُنہ نہ موڑو۔ بلکہ اسے خوش دلی سے قبول کرو۔ گورو صاحب کی تعلیم کی خصوصیت اثباتیت ہے۔ اور معاشرے میں رہ کر دنیاوی زندگی کے فرائض پورے کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ انھوں نے عمل کو خشک فلاسفی پر ترجیح دی ہے۔ انھوں نے کبھی ایسا کچھ نہیں کہا جس پر خود عمل نہ کیا ہو۔

آپ ذات پات کو ایک بے کار اور مہمل ادارہ سمجھتے تھے۔ جس کے ذریعے اونچی ذات کے لوگ نیچی ذات کے لوگوں کا استحصال کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ آپ سید پور پہنچے۔ اتفاقاً

اسی روز شہر کے ایک امیر ملک بھاگو نے ایک بہت بڑی ضیافت کا انتظام کر رکھا تھا۔ جس میں شہر کے امراء کے علاوہ سادھو سنتوں اور فقیروں کو بھی دعوت دے رکھی تھی۔ ملک بھاگو نے گورو صاحب کو بھی مدعو کیا۔ وہیں ایک محنتی اور ایماندار ترکھان (بڑھئی) بھائی لالو بھی رہتا تھا۔ گورو صاحب ملک بھاگو کے ہاں نہ جا کر بھائی لالو کے گھر پہنچے اور اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ ملک بھاگو نے اسے اپنی توہین سمجھا۔ کیونکہ اس دور میں ایک اعلیٰ ذات کا شخص ادنیٰ ذات کے ہاں جا کر کھانا کھائے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ لوگوں نے جب پوچھا تو گورو صاحب نے کہا " دولت گناہوں کے بغیر جمع نہیں ہوتی اور مرتے وقت یہ ساتھ نہیں جاتی " اور نہ ہی امیر اور اہلِ اقتدار فقیروں اور درویشوں کو جمع کر کے انہیں اپنے حق میں مجبور کر سکتے ہیں۔

انھوں نے ہمیشہ غریب، بے کس، مظلوم اور نہتے کا ساتھ دیا۔ اور اپنے آپ کو سماج کی سب سے نچلی سیڑھی کے ساتھ وابستہ رکھا۔ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو " نانک ویچارا، نانک داس، نیچا اندر نیچ " لکھتے اور کہتے تھے۔

آپ نے ظلم، جبر اور جنگ کے خلاف نہایت دلدوز انداز سے احتجاج کیا ہے، بابر کے حملے کے بعد ان کا شاعر دل خدا سے شکوہ کرتا ہے۔

"اتنا ظلم وستم ہوا کہ ہم رو دیے، تمھیں رحم نہ آیا؟"

اس وقت سیّد پور (ایمن آباد۔ پاکستان) کے اربابِ اقتدار نہایت عیاش اور مغرور تھے۔ انھوں نے اپنے عوام کو بابر کے خلاف جنگ میں جھونک دیا۔ بابر کی فتح کے بعد جو شہر میں لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوا، اس میں مسلم اور غیر مسلم کا امتیاز نہیں تھا۔ آپ نے اس جنگ اور تباہی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اس دور کے ہندوستانی معاشرے کی عیاشی، اقتدار پرستی اور حکام کی عوام کے تئیں غیر ذمہ داری کی مذمت کی ہے۔ انھوں نے ظالم کو بُرا کہا ہے۔ لیکن کہیں بھی ایک لفظ مسلمان کے خلاف نہیں لکھا۔ کیونکہ وہ ظلم کے خلاف تھے اور مذہب کا فرق بے معنی تھا۔

گورو صاحب مساوات کے حامی تھے۔ جس طرح ذات پات اور مذہب کا فرق بے معنی سمجھتے تھے۔ اور ہر شخص ان کی نظروں

میں یکساں تھا۔ اسی طرح وہ عورت کو مرد سے کمتر نہیں سمجھتے تھے۔ ایک شبد میں فرماتے ہیں :

ہم عورت سے پیدا ہوئے
عورت سے ہماری سگائی ہوتی ہے
اس سے ہماری شادی ہوتی ہے
عورت ہماری دوست ہے۔ عورت ہی
سے تمدن کا سلسلہ جاری رہتا ہے
جب عورت مرتی ہے تو دوسری کی تلاش ہوتی ہے۔
عورت ہی کے دم سے یہ نظام قائم رہتا ہے
اسے بُرا کیوں کہتے ہو جس نے عظیم ہستیوں کو جنم دیا ہے؟
عورت کے بغیر کوئی نہیں
گورونانک دیو فرماتے ہیں۔ صرف سچّے خدا کی ایسی ہستی ہے۔
جو عورت کی محتاج نہیں۔

(آسادی وار، صفحہ ۴۷۳)

سیاحت کا دور ختم ہونے کے بعد گورو صاحب کرتار پور میں آکر بس گئے۔ اب انھوں نے عام لباس اختیار کیا اور کھیتی کو ذریعہ

معاش قرار دیا۔ ان کے ارادت مندوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ جو کرتار پور ان کے دیدار کے لیے حاضر ہوتے تھے اور سب صبح و شام اجتماعی طور پر خدا کی تعریف میں شبد گاتے تھے۔ ایک نئی بات جو اس سماج میں پیدا ہوئی وہ تھی "کرت کرنا" اور "ونڈ چھکنا" یعنی سب لوگ مل کر کام کرتے جیسے اناج پیسنا، ایندھن جمع کرنا، کھانا پکانا، برتن صاف کرنا وغیرہ (کرت کرنا) اور پھر سب مل کر ایک ہی صف میں بیٹھ کر کھاتے (ونڈ چھکنا) یہ سماج میں ایک انقلاب تھا۔

زندگی کے آخری ایّام میں جب جانشین مقرر کرنے کا وقت آیا۔ تو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں میں سے کسی کو بھی منتخب نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے ایک صاحبزادے سخت ریاضت کر رہے تھے۔ اور ازدواجی زندگی سے منحرف تھے۔ گورونانک دیوجی اس طرزِ زندگی کو ناپسند فرماتے تھے۔ وہ تو گرہستی، دنیاداری ان سب کے درمیان رہ کر پاکباز اور نیک زندگی گزارنے کی تعلیم دے رہے تھے۔ انھوں نے اپنے ایک مرید "بابا لہنا" کو گورو انگد کا نام دیکر گورو گدی سونپ دی اور وصال پا گئے۔

روایت ہے کہ ان کے جسمِ مبارک کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جھگڑا ہونے لگا۔ لیکن جب چادر ہٹائی گئی تو وہاں صرف پھول تھے جو دونوں فرقوں نے آپس میں بانٹ لیے اور راوی کے کنارے سمادھی اور مزار کی تعمیر کی۔ لیکن راوی کا سیلاب دونوں کو بہا لے گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عین باباجی کی خواہش کے مطابق تھا۔

جپ جی صاحب

متن کلامِ گورونانک

اور

ترجمہ

ذاتِ حق واحدِ مطلق ہے۔

اس کا نام حق ہے۔

وہ کردگارِ مطلق ہے۔

وہ خوف و مخالفت سے پاک ہے

اس کی ذات لازمانی ہے۔

وہ جنم سے بالاتر ہے۔

وہ اپنے آپ قائم ہے۔

اور

مرشد کے فیض (تربیت) سے اس تک رسائی ہوسکتی ہے۔

(ظہورِ کائنات سے پیشتر) وہ ازل سے موجود تھا۔

(ادوارِ زماں کی) ابتدا سے وہ موجود تھا۔

وہ آج بھی موجود ہے۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ وہ آخر تک موجود رہے گا۔

ੴ
اِک اونکار

ਸਤਿਨਾਮੁ
سَتِ نامُ

ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ
کرتا پُرکھُ

ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ
نِربھَو نِروَیرُ

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ
اکال مُورَتِ

ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ
اجُونی سَے بھنگ

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥
گُرُ پرَ سادِ

ਜਪੁ ॥
جپُ

ਆਦਿ ਸਚੁ
آدِ سچُ

ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ ॥
جُگادِ سچُ

ਹੈ ਭੀ ਸਚੁ
ہے بھِی سچُ

ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭੀ ਸਚੁ ॥੧॥
نانک ہوسی بھی سچُ -۱-

پوڑی — ا

جسم کو لاکھوں بار صاف کرنے سے بھی باطن کی صفائی
حاصل نہیں ہو سکتی۔
چُپ رہ کر اور مسلسل سمادھی لگا کر بھی دل کا سکون حاصل
نہیں ہو سکتا۔
بھوکوں کی بھوک نہیں مٹتی خواہ (تمام) عوالم (کے وسائل)
انبار در انبار جمع کر لیے جائیں۔
دانائیاں خواہ ہزاروں لاکھوں ہوں لیکن ایک بھی آخرت
کے سفر میں کام نہیں آتی۔
ہم کیونکر راست شعار بنیں؟
باطل کی دیوار کیسے ٹوٹے (مسمار ہو)
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ
اس کے حکم اور رضا پر چلنا ہی ہم اپنے ساتھ لکھا کر لائے ہیں۔

ਸੋਚੈ ਸੋਚਿ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਸੋਚੀ ਲਖ ਵਾਰ ॥
ਚੁਪੈ ਚੁਪ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਲਾਇ ਰਹਾ ਲਿਵ ਤਾਰ ॥
ਭੁਖਿਆ ਭੁਖ ਨ ਉਤਰੀ ਜੇ ਬੰਨਾ ਪੁਰੀਆ ਭਾਰ ॥
ਸਹਸ ਸਿਆਣਪਾ ਲਖ ਹੋਹਿ ਤ ਇਕ ਨ ਚਲੈ ਨਾਲਿ ॥
ਕਿਵ ਸਚਿਆਰਾ ਹੋਈਐ ਕਿਵ ਕੂੜੈ ਤੁਟੈ ਪਾਲਿ ॥
ਹੁਕਮਿ ਰਜਾਈ ਚਲਣਾ ਨਾਨਕ ਲਿਖਿਆ ਨਾਲਿ ॥ ੧ ॥

سوچے سوچِ ن ہووئی جے سوچی لکھ وار
چُپے چُپ ن ہووئی جے لائے رہا لِو تار
بُھکھِیّا بُھکھ ن اُتری جے بنّا پُریا بھار
سہس سیانپا لکھ ہوہِ ت اک ن چلّے نالِ
کِو سچیارا ہوئیئے کِو کُوڑے تُٹے پالِ
حُکمِ رجائی چلنا نانک لکھیا نالِ -١-

پوڑی — ۲

حُکمِ (حق) ہی سے تمام شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور حکم احاطۂ بیان میں نہیں آسکتا۔

حُکمِ (حق) سے مخلوق پیدا ہوتی ہے۔ حُکمِ (حق) سے ہی بڑائی ملتی ہے۔

حُکمِ (حق) سے عزّت اور ذِلّت ملتی ہے۔

حُکمِ (حق) سے دُکھ سُکھ میسّر ہوتا ہے۔

کسی پر حُکمِ سے بخشش ہوتی ہے اور کوئی حکم سے تناسخ (جنم اور موت) کے چکر میں سرگرداں رہتا ہے۔

سب حُکمِ (حق) کے تحت ہیں اور کوئی بھی احاطۂ حکم سے باہر نہیں۔

اگر کوئی حُکمِ (حق) کے بھید کو بُوجھ لے تو اپنی خودی کی بات زبان پر نہ لائے۔

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ ॥
ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ ॥
ਹੁਕਮੀ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਹੁਕਮਿ ਲਿਖਿ ਦੁਖ ਸੁਖ ਪਾਈਅਹਿ ॥
ਇਕਨਾ ਹੁਕਮੀ ਬਖਸੀਸ ਇਕਿ ਹੁਕਮੀ ਸਦਾ ਭਵਾਈਅਹਿ ॥
ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਬਾਹਰਿ ਹੁਕਮ ਨ ਕੋਇ ॥
ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਜੇ ਬੁਝੈ ਤ ਹਉਮੈ ਕਹੈ ਨ ਕੋਇ ॥ ੨ ॥

حُکمی ہووَنِ آکار حُکمُ ن کہیا جائی
حُکمی ہووَنِ جی حُکمِ ملے وڈِیائی
حُکمی اُتمُ نیچُ حُکمِ لِکھِ دُکھ سُکھ پائی اہِ
اِکنا حُکمی بخشِیس اِکِ حُکمی سدا بھوائی اہِ
حُکمے اندرِ سبھُ کو باہرِ حُکمُ ن کوئے
نانک حُکمے جے بُجھے ت ہوَمے کہے ن کوئے ۔۲۔

پوڑی — ۳

جسے گفتار کی طاقت حاصل ہے وہ قدرتِ حق کا ثناخواں ہے۔

جسے اس کی شانِ کریمی کا ادراک میسّر ہے وہ اس کی نعمتوں کے گُن گاتا ہے۔

کوئی اس کی صفات اور عظمت کا حسن بیان کرتا ہے تو کوئی علم وتفکر سے اس کا ثناخواں ہے۔

کوئی شخص یوں گا رہا ہے۔ "وہ تن کو بنا کر پھر اسے خاک میں ملا دیتا ہے"

کوئی یہ گا رہا ہے۔ "وہ جان لے کر پھر جِلا دیتا ہے"

کوئی گاتا ہے۔ "وہ دور نظر آتا ہے لیکن پاس ہے"

اور کوئی یہ گا رہا ہے۔ "حق المطلق حاضر وناظر ہے"

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਨੀਸਾਣੁ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਗੁਣ ਵਡਿਆਈਆ ਚਾਰ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਵਿਦਿਆ ਵਿਖਮੁ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਸਾਜਿ ਕਰੇ ਤਨੁ ਖੇਹ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਜੀਅ ਲੈ ਫਿਰਿ ਦੇਹ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਜਾਪੈ ਦਿਸੈ ਦੂਰਿ ॥
ਗਾਵੈ ਕੋ ਵੇਖੈ ਹਾਦਰਾ ਹਦੂਰਿ ॥

گاوَے کو تانڑُ ہووے کِسے تانڑُ
گاوَے کو داتِ جانڑَے نِیسانڑُ
گاوَے کو گُنڑ وڈِیائِیاں چار
گاوَے کو وِدِیا وِکھمُ وِیچارُ
گاوَے کو ساجِ کرے تنُ کھیہ
گاوَے کو جِیء لے پھِرِ دَیہ
گاوَے کو جاپَے دِسَے دُوُرِ
گاوَے کو ویکھَے ہادرا ہدُورِ

اس کے وصف کروڑوں لوگوں نے بے شمار دفعہ بیان کیے ہیں لیکن اس کی صفات پوری طرح بیان نہیں ہو پاتیں۔

داتا نعمتیں دیے ہی جا رہا ہے اور لینے والے اس کی عطا کردہ نعمتیں حاصل کرتے تھک جاتے ہیں۔

کردگارِ مطلق اپنے حکم کے مطابق ہی سب کو راہ پر چلاتا ہے۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اس کی ذات سرورِ محض اور بے پرواہ ہے۔

ਕਥਨਾ ਕਥੀ ਨ ਆਵੈ ਤੋਟਿ ॥
ਕਥਿ ਕਥਿ ਕਥੀ ਕੋਟੀ ਕੋਟਿ ਕੋਟਿ ॥
ਦੇਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥
ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ॥
ਹੁਕਮੀ ਹੁਕਮੁ ਚਲਾਏ ਰਾਹੁ ॥
ਨਾਨਕ ਵਿਗਸੈ ਵੇਪਰਵਾਹੁ ॥ ੩ ॥

کتھُنا کتھی نہ آوے توٹِ
کتھِ کتھِ کتھی کوٹی کوٹِ کوٹِ
دیدا دے لیدے تھکِ پاہِ
جُگا جُگنترِ کھاہی کھاہِ!
حُکمی حُکمُ چلائے راہُ!
نانک وِگسے ویپرواہُ۔۳۔

پوڑی — ۴

وہ صاحب سچّا ہے اس کا نام سچّا ہے اس کی بولی پیار ہے
اور وہ لاانتہا ہے۔
ہم اس سے بار بار نعمتیں مانگتے ہیں اور وہ داتا نعمتیں بخشتا
جا رہا ہے۔
اس کے حضور کون سا تحفہ پیش کریں کہ اس کے دربار کا دیدار
نصیب ہو؟
مُنہ سے کون سے بول بولیں کہ جنھیں سن کر مالک پیار کرے؟
نور کے تڑکے نامِ حق کی عظمت پر سوچ وچار کریں۔
اچھے اعمال سے یہ جامۂ ہستی ملتا ہے اور خدا کے فضل و
کرم سے ہی نجات کا در حاصل ہو گا۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اس طرح یہ جان لو کہ وہ سچّا
رب ہر جگہ موجود ہے۔

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚੁ ਨਾਇ ਭਾਖਿਆ ਭਾਉ ਅਪਾਰੁ ॥
ਆਖਹਿ ਮੰਗਹਿ ਦੇਹਿ ਦੇਹਿ ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ ॥
ਫੇਰਿ ਕਿ ਅਗੈ ਰਖੀਐ ਜਿਤੁ ਦਿਸੈ ਦਰਬਾਰੁ ॥
ਮੁਹੌ ਕਿ ਬੋਲਣੁ ਬੋਲੀਐ ਜਿਤੁ ਸੁਣਿ ਧਰੇ ਪਿਆਰੁ ॥
ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਵੇਲਾ ਸਚੁ ਨਾਉ ਵਡਿਆਈ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਕਰਮੀ ਆਵੈ ਕਪੜਾ ਨਦਰੀ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ ॥
ਨਾਨਕ ਏਵੈ ਜਾਣੀਐ ਸਭੁ ਆਪੇ ਸਚਿਆਰੁ ॥ ੪ ॥

ساچا صاحِبُ ساچُ نائے
بھاکھیا بھاؤ اَپارُ !!
آکھیہِ منگہِ دیہہ دیہہ داتِ کرے داتارُ
پھیر کِ اگےَ رکھیئےَ جِتُ دِسےَ دربارُ
موہو کِ بولنُ بولیئےَ جِتُ سُنِ دھرے پیارُ
انمرِتُ ویلا سچُ ناؤ وڈِیائی وِیچارُ
کرمی آوےَ کپڑا ندری موکھُ دُآرُ !!
نانکَ ایوےَ جانئیےَ سبھُ آپے سچِآرُ -۴-

پوڑی — ۵

کوئی اسے پیدا نہیں کر سکتا۔
کوئی اسے بنا نہیں سکتا۔
وہ مادہ سے بالاتر ہے اور بذاتِ خود قائم ہے۔
جس نے اس کی پرستش کی اس نے عزّت پائی۔
نانکؔ اس کی حمد کر جو تمام صفات کا مخزن ہے۔
حمد کریں، حمد سُنیں، دل میں اس کی اُلفت بسالیں۔
یوں دُکھ دور ہو جائے گا اور سُکھ کے گھر جا بسیں گے۔
حق المطلق ناد ہے اور وید ہے۔
وہی تمام موجودات میں سمایا ہے۔

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ ॥
ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਇ ॥
ਜਿਨਿ ਸੇਵਿਆ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ਮਾਨੁ ॥
ਨਾਨਕ ਗਾਵੀਐ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨੁ ॥
ਗਾਵੀਐ ਸੁਣੀਐ ਮਨਿ ਰਖੀਐ ਭਾਉ ॥
ਦੁਖੁ ਪਰਹਰਿ ਸੁਖੁ ਘਰਿ ਲੈ ਜਾਇ ॥
ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਵੇਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ ॥

تھاپیا ن جائے کیتا ن ہوئے
آپے آپِ نرنجنُ سوئے
جِنِ سیویا تِن پایا مانُ !
نانکَ گاوِیئےَ گُنّی نِدھانُ
گاوِیئےَ سُنِیئےَ من رکِھیئےَ بھاؤُ
دُکھ پرہر سُکھُ گھرِ لے جائے
گُرُ مُکھِ نادنک گُرُ مُکھِ ویدنگ
گُرُ مُکھِ رہِآ سمائی

وہی ایشر، گورکھ، برہما اور پاربتی مائی ہے۔
اگر میں سمجھ بھی لوں تو بیان کی قوت کہاں سے لاؤں؟
اے مرشد! مجھے علم عطا کر کہ میں اسے بھول نہ جاؤں جو
تمام مخلوقات کا واحد رازق ہے۔

ਗੁਰੁ ਈਸਰੁ ਗੁਰੁ ਗੋਰਖੁ ਬਰਮਾ ਗੁਰੁ ਪਾਰਬਤੀ ਮਾਈ ॥
ਜੇ ਹਉ ਜਾਣਾ ਆਖਾ ਨਾਹੀ ਕਹਣਾ ਕਥਨੁ ਨ ਜਾਈ ॥
ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ ॥
ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥ ੫ ॥

گُرُ اِیسُر گُرُ گورکھُ برما
گُرُ پاربتی مائی
جے ہَو جاݨا آکھا ناہی
کہݨا کتھنُ ن جائی
گُرا اِک دیہِ بُجھائی
سبھنا جِیآ کا اِکُ داتا سو مَے وِسرِن جائی - ۵ -

پوڑی — ٦

تیرتھ اشنان (مقاماتِ مقدسہ پر جا کر غسل کرنا) تب کروں اگر یہ عمل میرے رب کو بھائے۔
اگر اسے پسند نہ ہو تو وہاں جا کر کیا کروں؟
تمام کائنات کو دیکھا اور یہ پایا۔
کہ رب کے کرم کے بغیر کسی کو کچھ نہیں ملتا۔
اگر مرید اپنے مرشد کی ایک ہدایت سن لے تو اس کی دانش میں ہیرے، لعل اور موتی چمک اٹھیں۔
اے مرشد! مجھے علم عطا کر کہ میں اسے بھول نہ جاؤں جو تمام مخلوقات کا واحد رازق ہے۔

ਤੀਰਥਿ ਨਾਵਾ ਜੇ ਤਿਸੁ ਭਾਵਾ ਵਿਣੁ ਭਾਣੇ ਕਿ ਨਾਇ ਕਰੀ ॥
ਜੇਤੀ ਸਿਰਠਿ ਉਪਾਈ ਵੇਖਾ ਵਿਣੁ ਕਰਮਾ ਕਿ ਮਿਲੈ ਲਈ ॥
ਮਤਿ ਵਿਚਿ ਰਤਨ ਜਵਾਹਰ ਮਾਣਿਕ ਜੇ ਇਕ ਗੁਰ ਕੀ ਸਿਖ ਸੁਣੀ ॥
ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ ॥
ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥ ੬ ॥

تیرتھِ ناوا جے تِسُ بھاوا
وِنُ بھانٹے کِ نائے کری
جیتی سِرٹھِ اُپائی ویکھا
وِنُ کرما کِ مِلے لئی
مت وِچ رتن جواہر ماٹِک
جے اِک گرُ کی سِکھ سُنٹی
گرُا اِک دیھِ بجُھائی
سبھنا جیا کا اِکُ داتا سوئے وِسرِن جائی ۔۶۔

پوڑی — ۷

اگر کسی کی عمر چار یُگ بلکہ اس سے بھی دس گنا زیادہ ہو جائے۔

اور نواقلیموں میں ہر جگہ مشہور و معروف ہو جائے۔ اور لوگ اس کی متابعت میں چلیں تمام دنیا میں اس نے شہرت بھی پائی ہو اور ناموری بھی ہو۔

اگر اُس (خدا) کی نظرِ کرم نہ ہو تو کوئی اس کی بات بھی نہ پوچھے گا۔

لوگ اس کو کیڑوں میں ایک حقیر کیڑے جیسا سمجھیں گے۔

اور جو خود قصور وار ہیں وہ اسے گناہ گار اور قصوروار ٹھہرائیں گے۔

ਜੇ ਜੁਗ ਚਾਰੇ ਆਰਜਾ ਹੋਰ ਦਸੂਣੀ ਹੋਇ ॥
ਨਵਾ ਖੰਡਾ ਵਿਚਿ ਜਾਣੀਐ ਨਾਲਿ ਚਲੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥
ਚੰਗਾ ਨਾਉ ਰਖਾਇ ਕੈ ਜਸੁ ਕੀਰਤਿ ਜਗਿ ਲੇਇ ॥
ਜੇ ਤਿਸੁ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵਈ ਤ ਵਾਤ ਨ ਪੁਛੈ ਕੇ ॥
ਕੀਟਾ ਅੰਦਰਿ ਕੀਟੁ ਕਰਿ ਦੋਸੀ ਦੋਸੁ ਧਰੇ ॥

جے جُگ چارے آرجا
ہور دسُوݨی ہوئے
نوا کھنڈا وِچ جاݨیئے
نالِ چلے سبھُ کوئے
چنگا ناوؑ رکھائے کے
جسُ کیرتِ جگِ لیئے
جے تِسُ ندرِ ن آوئی
ت وات ن پُچھے کے
کیٹا اندرِ کیٹُ کرِ
دوسی دوسُ دھرے

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ وہ (خدا) بے وصف کو
وصف عطا کرتا ہے۔
اور باوصف کو وصف بخشنے والا بھی وہی ہے۔
دوسرا ایسا کوئی نہیں ملتا جو اس (خدا) کو وصف اور
خوبی عطا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਿਰਗੁਣਿ ਗੁਣੁ ਕਰੇ ਗੁਣਵੰਤਿਆ ਗੁਣੁ ਦੇ ॥
ਤੇਹਾ ਕੋਇ ਨ ਸੁਝਈ ਜਿ ਤਿਸੁ ਗੁਣੁ ਕੋਇ ਕਰੇ ॥ ੭ ॥

نانک نِرگُنِ گُنُ کرے
گُن ونتیاں گُنُ دے
تیہا کوئے ن سُجھئی
جِ تِسُ گُنُ کوئے کرے ۔ ۷ ۔

پوڑی — ۸

خدا کا نام سننے سے سِدھ، پیر، دیوتا اور ناتھ (سالک، عابد، عارف) جیسے مقام تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

جس نے نامِ خدا سنا اس نے زمین، بیل (جس کے سینگوں پر زمین ٹھہری ہوئی ہے) اور آسمان کے بھید کو پا لیا۔

خدا کا نام سننے کے فیض سے خِطّے، دنیا اور پاتال برقرار ہیں۔
جس نے خدا کا نام سنا اسے موت کا خوف نہیں ڈرا سکتا۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ عابد ہمیشہ سرور و سکون کی حالت میں رہتا ہے۔

نامِ حق سننے کی برکت سے تمام دکھ اور پاپ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਸਿਧ ਪੀਰ ਸੁਰਿ ਨਾਥ ॥
ਸੁਣਿਐ ਧਰਤਿ ਧਵਲ ਆਕਾਸ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੀਪ ਲੋਅ ਪਾਤਾਲ ॥
ਸੁਣਿਐ ਪੋਹਿ ਨ ਸਕੈ ਕਾਲੁ ॥
ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੮॥

سُݨِئیے سِدھ پِیر سُر ناتھ
سُݨِئیے دھرتِ دَھول آکاس
سُݨِئیے دِیپ لوء پاتال
سُݨِئیے پوہِ ن سکے کال
نانک بھگتا سدا وِگاسُ
سُݨِئیے دوکھ پاپ کا ناسُ -۸-

پوڑی — ۹

خدا کا نام سننے کے فیض سے ایشر، برہما اور اندر جیسا مرتبہ پایا جا سکتا ہے۔
خدا کا نام سننے کے صدقے برا آدمی خدا کی صفات کو سراہنے والا ہو جاتا ہے۔
جو خدا کے نام میں محو ہوا اس نے حکمت اور دانش کے بھید پا لیے۔
وہ یوگ کے طریق اور جسم کے بھید سے مطلع ہو جاتا ہے اور اسے تمام عقلی و نقلی علوم سے آگاہی ہو جاتی ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ بھگتی کرنے والے (عابد) ہمیشہ سرور اور سکون کی حالت میں رہتے ہیں اور نام خدا کے فیض سے تمام دکھ اور پاپ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਇੰਦੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਮੁਖਿ ਸਾਲਾਹਣ ਮੰਦੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਜੋਗ ਜੁਗਤਿ ਤਨਿ ਭੇਦ ॥
ਸੁਣਿਐ ਸਾਸਤ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵੇਦ ॥
ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥ ੯ ॥

سُݨئیے ایسرُ برما اِندُ
سُݨئیے مُکھِ صالاحݨ مندُ
سُݨئیے جوگ جُگتِ تنِ بھید
سُݨئیے ساست سِمرِتِ وید
نانک بھگتا سدا وِگاسُ
سُݨئیے دُوکھ پاپ کا ناسُ -۹-

پوڑی — ۱۰

خدا کے نام میں محو ہونے اور سننے سے سچ، صبر اور گیان حاصل ہوتا ہے

جو خدا کا نام سننے میں محو ہوا اسے اڑسٹھ مقاماتِ مقدّسہ کے غسل کا ثواب حاصل ہوا۔

جس نے خدا کے نام کو سنا اور پڑھا اسے عزّت و مرتبہ حاصل ہوا۔

جو خدا کا نام لیتا ہے وہ آسانی سے اس ذات کے تصور میں محو ہو جاتا ہے۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ عابد ہمیشہ سرور اور سکون کی حالت میں رہتے ہیں اور ان کے تمام دکھ اور پاپ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਸਤੁ ਸੰਤੋਖੁ ਗਿਆਨੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਅਠਸਠਿ ਕਾ ਇਸਨਾਨੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਪੜਿ ਪੜਿ ਪਾਵਹਿ ਮਾਨੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਲਾਗੈ ਸਹਜਿ ਧਿਆਨੁ ॥
ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥ ੧੦ ॥

سُݨِئے ست سنتوکھُ گیانُ
سُݨِئے اَٹھ سٹھِ کا اِسنانُ
سُݨِئے پڑِ پڑِ پاوہِ مانُ
سُݨِئے لاگے سہجِ دھیانُ
نانک بھگتا سدا وِگاسُ
سُݨِئے دُوکھُ پاپ کا ناسُ ۔ ۱۰

پوڑی — ۱۱

نامِ خدا سن کر اور اس میں محو ہو کر سرچشمۂ صفات سے مکمل آگاہی ہوتی ہے۔

نامِ خدا سننے اور اس میں محو ہونے سے انسان شیخ، پیر، پاتشاہ (کی مانند محترم اور عالی قدر) بن جاتا ہے۔

خدا کا نام سننے سے اندھے کو راہ سجھائی دینے لگتی ہے۔

خدا کا نام لینے سے (اس) گہرے سمندر کے اسرار و رموز سمجھ میں آجاتے ہیں۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ عابد لوگ ہمیشہ سرور و سکون کی حالت میں رہتے ہیں اور ان کے دکھ اور پاپ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਸਰਾ ਗੁਣਾ ਕੇ ਗਾਹ ॥
ਸੁਣਿਐ ਸੇਖ ਪੀਰ ਪਾਤਿਸਾਹ ॥
ਸੁਣਿਐ ਅੰਧੇ ਪਾਵਹਿ ਰਾਹੁ ।
ਸੁਣਿਐ ਹਾਥ ਹੋਵੈ ਅਸਗਾਹੁ ॥
ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥ ੧੧ ॥

سُنِّئے سرا گُنّا کے گاہ
سُنِّئے سیخ پیر پاتِساہ
سُنِّئے اندھے پاوہِ راہُ
سُنِّئے ہاتھ ہووے اسگاہُ
نانک بھگتا سدا وِگاسُ
سُنِّئے دُوکھ پاپ کا ناسُ -۱۱-

پوڑی — ۱۲

حق کی اطاعت کرنے والے کی کیفیت بیان نہیں کی
جاسکتی۔
اگر کوئی کوشش بھی کرے تو وہ اپنی اس جسارتِ ناروا
پر شرمندہ و نادم ہوگا۔
کاغذ اور قلم کے سہارے بھی اس کی مکمل شرح نہیں کی
جاسکتی۔
غور و فکر کرنے سے بھی اس کے اسرار کو نہیں سمجھا جاسکتا۔
مادہ سے ماورا اس ذاتِ اقدس کا نام ایسا ہے۔ جس کا
دل اس کی لگن میں محو ہو جائے وہی اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔

ਮੰਨੇ ਕੀ ਗਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ ॥
ਕਾਗਦਿ ਕਲਮ ਨ ਲਿਖਣਹਾਰੁ ॥
ਮੰਨੇ ਕਾ ਬਹਿ ਕਰਨਿ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੨॥

منّے کی گتِ کہی ن جائے
جے کو کہے پِچھے پچھُتائے
کاگدِ قلم ن لِکھݨ ہار
منّے کا بہہِ کرنِ وِیچارُ
ایسا نامُ نِرنجنُ ہوئے
جے کو مَنِ جاݨے منِ کوئے ۔۱۲۔

پوڑی — ۱۳

طاعتِ حق سے دل عقل وادراک منوّر ہو جاتے ہیں۔
راہِ طاعت پر چلنے سے عالم کے تمام اسرار آشکارا ہو جاتے ہیں۔
طاعتِ حق سے سالک مُنہ پر چوٹ نہیں کھائے گا۔
اور وہ ملک الموت کے ساتھ نہ جائے گا (یعنی جنم اور موت کے چکر سے چھوٹ جائے گا۔
مادہ سے ماوراء اس ذاتِ اقدس کا نام ایسا ہے۔ اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا دل اس کی لگن میں محو ہو جاتے۔

۲
۷ / نومبر / ۲۰۰۰ء

ਮੰਨੈ ਸੁਰਤਿ ਹੋਵੈ ਮਨਿ ਬੁਧਿ ॥
ਮੰਨੈ ਸਗਲ ਭਵਣ ਕੀ ਸੁਧਿ ॥
ਮੰਨੈ ਮੁਹਿ ਚੋਟਾ ਨਾ ਖਾਇ ॥
ਮੰਨੈ ਜਮ ਕੈ ਸਾਥਿ ਨ ਜਾਇ ॥
ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੩ ॥

منّےَ سُرتِ ہووَے مِن بُدھِ
منّےَ سگل بھوَن کی سُدھِ
منّےَ مُہِ چوٹا نہ کھائے
منّےَ جم کےَ ساتھِ نہ جائے
ایسا نامُ نرنجنُ ہوئے
جے کو منّ جانڑےَ مَن کوئے ۔۱۳

پوڑی — ۱۴

طاعتِ حق کی راہ پر چلنے سے کوئی رکاوٹ راہ میں نہیں آتی۔

طاعتِ گذار حق دنیا سے عزت اور شان ساتھ لے کر جائے گا۔

طاعتِ حق سے انسان گمراہی سے بچتا رہے گا۔ اور صدقِ ایمان سے اس کا رشتہ مضبوط رہے گا۔

مادہ سے ماورا اس ذاتِ اقدس کا نام ایسا ہے اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا دل اس کی لگن میں محو ہو جائے۔

ਮੰਨੈ ਮਾਰਗਿ ਠਾਕ ਨ ਪਾਇ ॥
ਮੰਨੈ ਪਤਿ ਸਿਉ ਪਰਗਟੁ ਜਾਇ ॥
ਮੰਨੈ ਮਗੁ ਨ ਚਲੈ ਪੰਥੁ ॥
ਮੰਨੈ ਧਰਮ ਸੇਤੀ ਸਨਬੰਧੁ ॥
ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੪ ॥

منّے مارگِ ٹھاک ن پائے
منّے پتِ سِئو پرگٹُ جائے
منّے مگُ ن چلّے پنتھُ
منّے دھرم سیتی سنبندھُ
ایسا نامُ نرنجنُ ہوئے
جے کو منّ جاݨے منِ کوئے۔ ۱۴۔

پوڑی — ۱۵

طاعتِ حق سے نجات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
خدا کی اطاعت کرنے والے کے خویش واقارب بھی درِ نجات
سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔
اس کی اطاعت کرنے والا نہ صرف خود ہی بحرِ ہستی کو پار کرتا
ہے۔ بلکہ اپنے مریدوں کو بھی پار لگا دیتا ہے۔
گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ خدا کی اطاعت کرنے والا
(شدّتِ فقر و احتیاج سے) دربدر نہیں بھٹکتا۔
مادہ سے ماورا اس ذاتِ اقدس کا نام ایسا ہے۔ اس بات
کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا دل اس کی لگن میں محو ہو جائے۔

ਮੰਨੈ ਪਾਵਹਿ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ ॥
ਮੰਨੈ ਪਰਵਾਰੈ ਸਾਧਾਰੁ ॥
ਮੰਨੈ ਤਰੈ ਤਾਰੇ ਗੁਰੁ ਸਿਖ ॥
ਮੰਨੈ ਨਾਨਕ ਭਵਹਿ ਨ ਭਿਖ ॥
ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੫ ॥

مننّے پاوہِ موکھُ دُآرُ
مننّے پروارے سادھارُ
مننّے ترے تارے گُرُ سِکھ
مننّے نانک بھَوہِ ن بھِکھ
ایسا نامُ نِرنجنُ ہوئے
جے کو منِّ جانے منِ کوئے ۔ ۱۵ ۔

پوڑی — ١٦

خدا کے مقبول بندے سرخرو اور گرامی قدر ہوتے
ہیں۔
وہ درگاہِ حق میں عزو شرف حاصل کرتے ہیں۔
وہ راج دربار میں بھی سرفرازی پاتے ہیں۔
ایسے مقبول بندے صرف خدا کی ذات کے دھیان میں
محو رہتے ہیں۔
اگر کوئی (شخص) بیان کرنے (کی کوشش کرے تو) اس
کردگار کے کاموں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔
دھرم کا بیل رحم کا پوت ہے اور قناعت نے اس نظام کو
قائم رکھا ہے۔

ਪੰਚ ਪਰਵਾਣ ਪੰਚ ਪਰਧਾਨੁ ॥
ਪੰਚੇ ਪਾਵਹਿ ਦਰਗਹਿ ਮਾਨੁ ॥
ਪੰਚੇ ਸੋਹਹਿ ਦਰਿ ਰਾਜਾਨੁ ॥
ਪੰਚਾ ਕਾ ਗੁਰੁ ਏਕੁ ਧਿਆਨੁ ॥
ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਕਰੈ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਕਰਤੇ ਕੈ ਕਰਣੈ ਨਾਹੀ ਸੁਮਾਰੁ ॥
ਧੌਲੁ ਧਰਮੁ ਦਇਆ ਕਾ ਪੂਤੁ ॥
ਸੰਤੋਖੁ ਥਾਪਿ ਰਖਿਆ ਜਿਨਿ ਸੂਤਿ ॥

پنچ پرواݨ پنچ پردھانُ
پنچے پاوہِ دَرگہِ مانُ
پنچے سوہہِ درِ راجانُ
پنچا کا گُرُ ایکُ دھیانُ
جے کو کہے کرے وِیچارُ
کرتے کے کرݨے ناہی سُمارُ
دَھولُ دھرمُ دَئیا کا پُوتُ
سنتوکھُ تھاپ رکھیا جِنِ سُوتِ

جس نے اس چھپے ہوئے بھید کو پالیا۔ وہ معرفت تک
جا پہنچا۔
بیل کے اوپر کتنا زیادہ بوجھ ہے۔
اور پھر زمین کے نیچے اور کتنی ہی زمینیں ہیں۔
ان کے بوجھ کے تلے کس کی طاقت ہے (جس نے اسے
قائم رکھا ہے)
گوناگوں خلقت ہے اور رنگ رنگ کے اقسام ہیں۔
اسے بھلا کون قلم رواں سے لکھ سکتا ہے اور اس کی
گنتی کون تحریر کر سکتا ہے۔
اور اس گنتی کی تفصیل لکھنے والوں کو بھلا کیونکر
معلوم ہو۔

ਜੇ ਕੋ ਬੁਝੈ ਹੋਵੈ ਸਚਿਆਰੁ ॥
ਧਵਲੈ ਉਪਰਿ ਕੇਤਾ ਭਾਰੁ ॥
ਧਰਤੀ ਹੋਰੁ ਪਰੈ ਹੋਰੁ ਹੋਰੁ ॥
ਤਿਸ ਤੇ ਭਾਰੁ ਤਲੈ ਕਵਣੁ ਜੋਰੁ ॥
ਜੀਅ ਜਾਤਿ ਰੰਗਾ ਕੇ ਨਾਵ ॥
ਸਭਨਾ ਲਿਖਿਆ ਵੁੜੀ ਕਲਾਮ ॥
ਏਹੁ ਲੇਖਾ ਲਿਖਿ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥
ਲੇਖਾ ਲਿਖਿਆ ਕੇਤਾ ਹੋਇ ॥

جے کو بجھے ہووے سچیارُ
دھولے اُپرِ کیتا بھارُ
دھرتی ہورُ پرے ہورُ ہورُ
تِس تے بھارُ تلے کونڑُ جورُ
جی جاتِ رنگا کے ناو
سبھنا لِکھیا وُڑی کلام
ایہہُ لیکھا لِکھِ جانے کوئے
لیکھا لِکھیا کیتا ہوئے

حق المطلق کے حسن وجمال، فضل اور طاقت کا بیان کون
کرسکتا ہے۔

ایک ہی حرف سے تمام عالم تشکیل پا گیا اور ایک ہی حرف
سے لاکھوں دریا بہہ نکلے۔

مجھ میں یہ قدرت کہاں کہ تیرے بارے سوچ بچار کرسکوں۔
میں اس لائق کہاں کہ تجھ پر اک بار اپنی جان نچھاور
کرسکوں۔

جس کام کو تو پسند کرے۔ وہی کام بھلا ہے۔ اے نرنکار
(خدا جس کی کوئی شکل نہیں) تو دائم وقائم ہے۔

ਕੇਤਾ ਤਾਣੁ ਸੁਆਲਿਹੁ ਰੂਪੁ ॥
ਕੇਤੀ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਕੌਣੁ ਕੂਤੁ ॥
ਕੀਤਾ ਪਸਾਉ ਏਕੋ ਕਵਾਉ ॥
ਤਿਸ ਤੇ ਹੋਏ ਲਖ ਦਰੀਆਉ ॥
ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਰੁ ॥
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥ ੧੬ ॥

کیتا تانڑُ سُآلِ ہُ رُوپُ
کیتی داتِ جانڑے کونڑُ کُوتُ
کِیتا پساوٗ ایکو کواوٗ
تِس تے ہوئے لکھ دریاوٗ
قُدرتِ کونڑ کہا وِچارُ
واریا ن جاوا ایک وار
جو تُدھُ بھاوے سائی بھلی کار
تُو سدا سلامتِ نرنکار -١٦-

پوڑی ــــ ۱۷

عشقِ حق میں سرشار بے شمار لوگ وِردِ حق میں مشغول ہیں۔
بے شمار لوگ اس کی پرستش اور ریاضت میں مصروف ہیں۔
بے شمار لوگ گرنتھوں اور ویدوں کی تلاوت کر رہے ہیں۔
بے شمار لوگ دنیا سے دل ہٹا کر مجاہدات میں مشغول ہیں۔
بے شمار بھگت لوگ تیری صفات کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں۔
بے شمار حق پرست اور بے شمار سخی لوگ ہیں۔
بے شمار سورما ہیں جو مُنہ پر تلوار کی چوٹ سہتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਜਪ ਅਸੰਖ ਭਾਉ ॥
ਅਸੰਖ ਪੂਜਾ ਅਸੰਖ ਤਪ ਤਾਉ ॥
ਅਸੰਖ ਗਰੰਥ ਮੁਖਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ॥
ਅਸੰਖ ਜੋਗ ਮਨਿ ਰਹਹਿ ਉਦਾਸ ॥
ਅਸੰਖ ਭਗਤ ਗੁਣ ਗਿਆਨ ਵੀਚਾਰ ॥
ਅਸੰਖ ਸਤੀ ਅਸੰਖ ਦਾਤਾਰ ॥
ਅਸੰਖ ਸੂਰ ਮੁਹ ਭਖ ਸਾਰ ॥

اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ
اسنکھ پُوجا اسنکھ تپ تاؤ
اسنکھ گرنتھ مُکھِ وید پاٹھ
اسنکھ جوگ منِ رہیہ اُداس
اسنکھ بھگت گُنٹ گِیان وِچار
اسنکھ ستی اسنکھ داتار
اسنکھ سُور مُہ بھکھُ سار

اور بے شمار زاہد چپ رہ کر اس سے مسلسل لو لگائے رہتے ہیں۔

مجھ میں اتنی قدرت کہاں کہ تیرے بارے سوچ بچار کر سکوں۔
میں اس لائق کہاں کہ تجھ پر اک بار اپنی جاں نچھاور کر سکوں۔
جس کام کو تو پسند کرے وہی کام بھلا ہے۔
اے نرنکار (خدا جس کی کوئی شکل نہیں) تو دائم وقائم ہے۔

ਅਸੰਖ ਮੋਨਿ ਲਿਵ ਲਾਇ ਤਾਰ ॥
ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥ ੧੭ ॥

اسنکھ مونِ لِو لائے تار
قُدرُتِ کونڑ کہا وِچارُ
واریا ن جاوا ایک وار
جو تُدھُ بھاوَے سائی بھلی کار
تُو سدا سلامتِ نِرنکار۔ ۱۷۔

پوڑی — ۱۸

بے شمار سخت احمق اور کور باطن ہیں۔
بے شمار چور اور حرام خور ہیں۔
بے شمار جابر حاکم زبردستی حکم چلا کر چلے جاتے ہیں۔
بے شمار سنگ دل قاتل ہیں۔
بے شمار گناہ گار گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔
بے شمار کاذب ہیں اور جھوٹ ہی میں غلطان رہتے ہیں۔
بے شمار ناپاک لوگ گندی چیزیں کھاتے ہیں۔
بے شمار غیبت کرتے ہیں اور اپنے سر پر بوجھ لاد رہے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਮੂਰਖ ਅੰਧ ਘੋਰ ॥
ਅਸੰਖ ਚੋਰ ਹਰਾਮਖੋਰ ॥
ਅਸੰਖ ਅਮਰ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ਜੋਰ ॥
ਅਸੰਖ ਗਲਵਢ ਹਤਿਆ ਕਮਾਹਿ ॥
ਅਸੰਖ ਪਾਪੀ ਪਾਪੁ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ॥
ਅਸੰਖ ਕੂੜਿਆਰ ਕੂੜੇ ਫਿਰਾਹਿ ॥
ਅਸੰਖ ਮਲੇਛ ਮਲੁ ਭਖਿ ਖਾਹਿ ॥
ਅਸੰਖ ਨਿੰਦਕ ਸਿਰਿ ਕਰਹਿ ਭਾਰੁ ॥

اسنکھ مُورکھ اندھ گھور
اسنکھ چور حرام‌کھور
اسنکھ امر کر جاہِ جور
اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہِ
اسنکھ پاپی پاپُ کرِ جاہِ
اسنکھ کُوڑِیار کُوڑے پھراہِ
اسنکھ ملیچھ ملُ بھکھِ کھاہِ
اسنکھ نِندک سِر کرہِ بھارُ

نانک عجز و نیاز سے کہتا ہے میں کہ جتنا غور و تامل کرتا ہوں
یہی کہتا ہوں کہ

میں اس لائق کہاں کہ تجھ پر اک بار اپنی جاں نچھاور کرسکوں۔
جس کام کو تو پسند کرے وہی کام بھلا ہے
اے نرنکار (خدا جس کی کوئی شکل نہیں) تو دائم و قائم
ہے۔

ਨਾਨਕੁ ਨੀਚੁ ਕਹੈ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥ ੧੮ ॥

نانکُ نیچُ کہے وِچارُ
وارِیا ن جاوا ایک وار
جو تُدھُ بھاوے سائی بھلی کار
تو سدا سلامتِ نِرنکار - ۱۸ -

پوڑی — ۱۹

بے شمار تیرے نام ہیں۔
اور بے شمار تیرے عالم ہیں۔
ایسے جہاں بھی بے شمار ہیں جہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔
بے شمار کہنا بھی اپنے پر بوجھ لینا ہے۔ (بے شمار کہنا بھی کافی نہیں)
حرفوں ہی سے نامِ حق بنا، حرفوں ہی سے اس کی حمد کی جاتی ہے۔
حرفوں ہی سے معرفتِ حق اور صفاتِ حق کے گیت گائے جاتے ہیں۔
تحریر اور تقدیر بھی حرفوں ہی پر مبنی ہے۔
پیشانی پر حرفوں ہی سے سنجوگ لکھے جاتے ہیں۔
جس نے یہ حروف لکھے ہیں اس کی پیشانی ان سے پاک ہے۔

ਅਸੰਖ ਨਾਵ ਅਸੰਖ ਥਾਵ ॥
ਅਗੰਮ ਅਗੰਮ ਅਸੰਖ ਲੋਅ ॥
ਅਸੰਖ ਕਹਹਿ ਸਿਰਿ ਭਾਰੁ ਹੋਇ ॥
ਅਖਰੀ ਨਾਮੁ ਅਖਰੀ ਸਾਲਾਹ ॥
ਅਖਰੀ ਗਿਆਨੁ ਗੀਤ ਗੁਣ ਗਾਹ ॥
ਅਖਰੀ ਲਿਖਣੁ ਬੋਲਣੁ ਬਾਣਿ ॥
ਅਖਰਾ ਸਿਰਿ ਸੰਜੋਗੁ ਵਖਾਣਿ ॥
ਜਿਨਿ ਏਹਿ ਲਿਖੇ ਤਿਸੁ ਸਿਰਿ ਨਾਹਿ ॥

اسنکھ ناوٗ اسنکھ تھاوٗ
اگمُ اگمُ اسنکھ لوء
اسنکھ کہہِ سِر بھارُ ہوئے
اکھرِی نامُ اکھرِی صالاح
اکھرِی گیانُ گیت گُنْ گاہ
اکھرِی لِکھنُ بولنُ بانِ
اکھرا سِر سنجوگ وکھانِ
جنِ ایہہِ لکھے تِسُ سِر ناہِ

خدا جو فرمائے بندہ وہی پاتا ہے۔
تمام عالمِ کائنات اسمِ حق کا مظہر ہے۔
کوئی جگہ اس کے نور سے خالی نہیں۔
میرا کیا مقدور ہے کہ میں تیرے بارے سوچ بچار کر سکوں۔
میں اس لائق کہاں کہ تجھ پر اک بار اپنی جان نچھاور کر سکوں۔
جس کام کو تو پسند کرے، وہی کام بھلا ہے۔
اے نرنکار (خدا جس کی کوئی شکل نہیں)، تو دائم و قائم ہے۔

ਜਿਵ ਫੁਰਮਾਏ ਤਿਵ ਤਿਵ ਪਾਹਿ ॥
ਜੇਤਾ ਕੀਤਾ ਤੇਤਾ ਨਾਉ ॥
ਵਿਣੁ ਨਾਵੈ ਨਾਹੀ ਕੋ ਥਾਉ ॥
ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥ ੧੯ ॥

جِوُ فُرمائے تِوُ تِوُ پاہِ
جیتا کِیتا تیتا ناوٗ
وِݨُ ناوَے ناہی کو تھاوٗ
قُدرتِ کوݨ کہا وِیچارُ
وارِیا ن جاوا ایک وار
جو تُدھُ بھاوَے سائی بھلی کار
تُو سدا سلامتِ نِرنکار 19

پوڑی — ۲۰

ہاتھ پاؤں اور جسم اگر خاک آلودہ ہو جائے ۔
تو پانی سے آلودگی دور ہو جاتی ہے ۔
نجاست سے اگر کپڑا ناپاک ہو جائے ۔
تو صابن سے دھو کر اسے پاک کر لیا جاتا ہے ۔
دل اگر گناہوں سے ملوّث ہو جائے (تو)
وہ نامِ خدا کے وِرد سے پاک ہو جائے گا ۔
گناہ اور ثواب کا انحصار گفتار پر نہیں ہے ۔
انسان جیسے اعمال کرے گا ، وہ اس کے ساتھ لکھے
ہوئے جائیں گے ۔

ਭਰੀਐ ਹਥੁ ਪੈਰੁ ਤਨੁ ਦੇਹ ॥
ਪਾਣੀ ਧੋਤੈ ਉਤਰਸੁ ਖੇਹ ॥
ਮੂਤ ਪਲੀਤੀ ਕਪੜੁ ਹੋਇ ॥
ਦੇ ਸਾਬੂਣੁ ਲਈਐ ਓਹੁ ਧੋਇ ॥
ਭਰੀਐ ਮਤਿ ਪਾਪਾ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥
ਓਹੁ ਧੋਪੈ ਨਾਵੈ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥
ਪੁੰਨੀ ਪਾਪੀ ਆਖਣੁ ਨਾਹਿ ॥
ਕਰਿ ਕਰਿ ਕਰਣਾ ਲਿਖਿ ਲੈ ਜਾਹੁ ॥

بھریے ہتھُ پیرُ تنُ دیہہ
پانٹی دھوتے اُترسُ کھیہ
مُوت پلیتی کپڑُ ہوئے
دے صابُونٹُ لئی ے اوہُ دھوئے
بھریے متِ پاپا کے سنگِ
اوہُ دھوپے ناوے کے رنگِ
پُنّی پاپی آکھنٹُ ناہِ
کرِ کرِ کرنٹا لِکھِ لے جاہُ

انسان جو بوتے گا وہی کھائے گا۔

گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ انسان (دنیا میں) حکمِ خدا سے آتا ہے اور حکمِ خدا سے (دنیا سے) جاتا ہے۔

ਆਪੇ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹੁ ॥
ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੀ ਆਵਹੁ ਜਾਹੁ ॥ ੨੦ ॥

آپے بیجِ آپے ہی کھاہُ
نانک حُکمی آوہُ جاہُ۔ ۔۲۰۔

پوڑی — ۲۱

زیارت، ریاضت، خیرات اور رحم کرنے سے اگر کسی
کو اجر حاصل ہوتا ہے تو وہ تِل کے برابر ہے۔
نامِ حق سننے، اطاعت کرنے اور دل میں خدا کی محبت
رکھنے سے انسان اپنے دل کے تیرتھ میں غسلِ معنوی کرتا ہے۔
تمام اوصاف تیرے ہی ہیں، مجھ میں کوئی وصف نہیں۔
اور بغیر وصف کے بھگتی نہیں ہو سکتی۔
خدا لائقِ پرستش ہے کہ وہ حقِ یگانہ، خیرِ مطلق، حسنِ مطلق
اور سرورِ محض ہے۔

ਤੀਰਥੁ ਤਪੁ ਦਇਆ ਦਤੁ ਦਾਨੁ ॥
ਜੇ ਕੋ ਪਾਵੈ ਤਿਲ ਕਾ ਮਾਨੁ ॥
ਸੁਣਿਆ ਮੰਨਿਆ ਮਨਿ ਕੀਤਾ ਭਾਉ ॥
ਅੰਤਰਗਤਿ ਤੀਰਥਿ ਮਲਿ ਨਾਉ ॥
ਸਭਿ ਗੁਣ ਤੇਰੇ ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥
ਵਿਣੁ ਗੁਣ ਕੀਤੇ ਭਗਤਿ ਨ ਹੋਇ ॥
ਸੁਅਸਤਿ ਆਥਿ ਬਾਣੀ ਬਰਮਾਉ ॥
ਸਤਿ ਸੁਹਾਣੁ ਸਦਾ ਮਨਿ ਚਾਉ ॥

تیرتھُ تپُ دئیا دتُ دانُ
جے کو پاوے تِل کا مانُ
سُݨیا منّیا منِ کیتا بھاوٗ
اَنتر گتِ تیرتھِ مِلِ ناوٗ
سبھِ گُݨ تیرے مَے ناہی کوئے
وِݨُ گُݨ کیتے بھگتِ ن ہوئے
سُ استِ آتھِ باݨی برماوٗ
ستِ سُہاݨُ سدا منِ چاوٗ

وہ کونسا زمانہ تھا، کونسا وقت تھا، کونسا دن تھا اور کونسی تاریخ تھی۔

کونسا موسم تھا، کونسا مہینہ تھا۔ جب یہ عالم وجود میں آیا۔

اگر پنڈتوں کو وقت معلوم ہوتا تو وہ اس پر ایک پُران لکھ دیتے۔

قرآن کی بنا پر قاضیوں کو (ظہورِ کائنات) کی ساعت معلوم نہیں۔

جوگی اس تاریخ اور دن کے بارے میں نہیں جانتا۔ موسم اور مہینے کے بارے میں بھی کوئی دوسرا نہیں جانتا ہے۔

کردگارِ مطلق جس نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے صرف وہی جانتا ہے۔

میں کس طرح کہوں، کیونکر اس کی ستائش کروں، کیسے شرح کروں اور کیسے سمجھوں۔

گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ سب لوگ بیانِ حق کی کوشش میں ہیں اور ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے سے سیانا سمجھتا ہے۔

ਕਵਣੁ ਸੁ ਵੇਲਾ ਵਖਤੁ ਕਵਣੁ ਕਵਣ ਥਿਤਿ ਕਵਣੁ ਵਾਰੁ ॥
ਕਵਣਿ ਸਿ ਰੁਤੀ ਮਾਹੁ ਕਵਣੁ ਜਿਤੁ ਹੋਆ ਆਕਾਰੁ ॥
ਵੇਲ ਨ ਪਾਈਆ ਪੰਡਤੀ ਜਿ ਹੋਵੈ ਲੇਖੁ ਪੁਰਾਣੁ ॥
ਵਖਤੁ ਨ ਪਾਇਓ ਕਾਦੀਆ ਜਿ ਲਿਖਨਿ ਲੇਖੁ ਕੁਰਾਣੁ ॥
ਥਿਤਿ ਵਾਰੁ ਨਾ ਜੋਗੀ ਜਾਣੈ ਰੁਤਿ ਮਾਹੁ ਨਾ ਕੋਈ ॥
ਜਾ ਕਰਤਾ ਸਿਰਠੀ ਕਉ ਸਾਜੇ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਸੋਈ ॥
ਕਿਵ ਕਰਿ ਆਖਾ ਕਿਵ ਸਾਲਾਹੀ ਕਿਉ ਵਰਨੀ ਕਿਵ ਜਾਣਾ ॥
ਨਾਨਕ ਆਖਣਿ ਸਭੁ ਕੋ ਆਖੈ ਇਕ ਦੂ ਇਕੁ ਸਿਆਣਾ ॥

کوݨُ سُ ویلا وختُ کوݨُ کوݨُ تھِتِ کوݨُ وارُ
کوݨِ سِ رُتی ماہُ کوݨُ جِتُ ہوآ آکارُ
ویل ن پائیا پنڈتی جِ ہووے لیکھُ پُراݨُ
وکھتُ ن پائِیو قادِیا جِ لِکھن لیکھُ قُرآݨُ
تھِتِ وارُ نا جوگی جاݨے رُتِ ماہُ ناکوئی
جا کرتا سِرٹھی کو ساجے آپے جاݨے سوئی
کِو کرِ آکھا کِو صالاحی کِو ورنی کِو جاݨا
نانک آکھݨِ سبھُ کو آکھے اِک دُو اِکُ سِیاݨا

خداوندِ کریم مالکِ کل ہے۔ اس کا نام عظیم ہے۔ وہ جو چاہتا ہے سو ہو جاتا ہے۔

گورو نانکؒ دیو فرماتے ہیں کہ جو شخص خود کو جاننے والا سمجھتا ہے وہ عالمِ آخرت میں کچھ سعادت نہ پائے گا۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਵਡੀ ਨਾਈ ਕੀਤਾ ਜਾ ਕਾ ਹੋਵੈ ॥
ਨਾਨਕ ਜੇ ਕੋ ਆਪੌ ਜਾਣੈ ਅਗੈ ਗਇਆ ਨ ਸੋਹੈ ॥ ੨੧ ॥

وڈّا صَاحِبُ وڈّی نائی کِیتا جاکا ہووے
نانکؔ جے کو آپَو جانٔے اگے گیا نہ سوہے۔ ۲۱۔

پوڑی — ۲۲

لاکھوں پاتال ہیں اور لاکھوں ہی آسمان۔
تلاش کرتے کرتے تھک گئے لیکن تیرا انت نہ پایا۔
یہ بات سب وید یک زباں ہو کر کہہ رہے ہیں۔
مذہبی کتابیں کہتی ہیں، اٹھارہ ہزار عالم ہیں لیکن ان سب کی اصل فقط اک تیری ذات ہے۔
لکھنے والے مٹ جاتے ہیں لیکن تیری شرح نہیں لکھی جاتی۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ خدا کو عالی و برتر سمجھو، اور وہ اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے۔

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾ ਆਗਾਸ ॥
ਓੜਕ ਓੜਕ ਭਾਲਿ ਥਕੇ ਵੇਦ ਕਹਨਿ ਇਕ ਵਾਤ ॥
ਸਹਸ ਅਠਾਰਹ ਕਹਨਿ ਕਤੇਬਾ ਅਸੁਲੂ ਇਕੁ ਧਾਤੁ ॥
ਲੇਖਾ ਹੋਇ ਤ ਲਿਖੀਐ ਲੇਖੈ ਹੋਇ ਵਿਣਾਸੁ ॥
ਨਾਨਕ ਵਡਾ ਆਖੀਐ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੁ ॥ ੨੨ ॥

پاتالا پاتال لکھ آگاسا آگاس
اوڑک اوڑک بھالِ تھکے وید کہنِ اِک وات
سہس اٹھارہ کہنِ کتیبا اُصُلُو اِکُ دھاتُ
لیکھا ہوئے ت لِکھیئے لیکھے ہوئے وِناسُ
نانک وڈّا آکھیئے آپے جانے آپُ ۔۲۲۔

پوڑی — ۲۳

خدا کی توصیف وثنا کرنے والے بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔
ندیاں اور نالے سمندر میں جا ملتے ہیں لیکن وہ اس کی تھاہ
نہیں پا سکتے۔
اگر کوئی سمندر کا سلطان ہو اور پہاڑ جتنی دولت رکھتا ہو۔
وہ اُس انسان کے سامنے چیونٹی کے برابر بھی نہیں۔
جس کا دل یادِ خدا میں محو ہو۔

ਸਾਲਾਹੀ ਸਾਲਾਹਿ ਏਤੀ ਸੁਰਤਿ ਨ ਪਾਈਆ ॥
ਨਦੀਆ ਅਤੈ ਵਾਹੰ ਪਵਹਿ ਸਮੁੰਦਿ ਨ ਜਾਣੀਅਹਿ ॥
ਸਮੁੰਦ ਸਾਹ ਸੁਲਤਾਨ ਗਿਰਹਾ ਸੇਤੀ ਮਾਲੁ ਧਨੁ ॥
ਕੀੜੀ ਤੁਲਿ ਨ ਹੋਵਨੀ ਜੇ ਤਿਸੁ ਮਨਹੁ ਨ ਵੀਸਰਹਿ ॥ ੨੩ ॥

صالاحی صالاحِ ایتی سُرتِ ن پائیا
ندیآں اتےَ واہ پوَہِ سمُندِ ن جاݨی اہِ
سُمُندِ ساہ سُلطان گرِہا سیتی مالُ دھنُ
کیڑی تُلِ ن ہوونی جے تسُ منہُ ن ویسرہِ۔۲۳۔

پوڑی — ۲۴

تیری صفات کا کوئی انت نہیں۔
اور تیری حمد کا بھی کوئی انت نہیں۔
تیری قدرت کا انت نہیں۔
اور تیری عطا کا بھی کوئی انت نہیں۔
کائناتی نظاروں کو دیکھنے سے بھی تیری قدرتِ کاملہ کی انتہا معلوم نہیں ہو سکتی۔
تیری مرضی کا بھی انت نہیں۔
اور تیرے اسرار کا بھی انت نہیں۔
خدا نے جو یہ بظاہر نظر آنے والی دنیا بنائی ہے اس کی کوئی حد اِس پار سے اس پار تک نظر نہیں آتی۔
بے انت لوگ تِرا انت پانے کے لیے بے قراری سے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن تیرا انت نہیں پا سکے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਸਿਫਤੀ ਕਹਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥
ਅੰਤੁ ਨ ਕਰਣੈ ਦੇਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥
ਅੰਤੁ ਨ ਵੇਖਣਿ ਸੁਣਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥
ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕਿਆ ਮਨਿ ਮੰਤੁ ॥
ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕੀਤਾ ਆਕਾਰੁ ॥
ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਪਾਰਾਵਾਰੁ ॥
ਅੰਤ ਕਾਰਣਿ ਕੇਤੇ ਬਿਲਲਾਹਿ ॥
ਤਾ ਕੇ ਅੰਤ ਨ ਪਾਏ ਜਾਹਿ ॥

اُنتُ ن صِفتی کہݨِ ن اُنتُ
اُنتُ ن کرݨے دیݨِ ن اُنتُ
اُنتُ ن ویکھݨِ سُݨݨِ ن اُنتُ
اُنتُ ن جاپَے کیا مَنِ مُنتُ
اُنتُ ن جاپَے کیتا آکارُ
اُنتُ ن جاپَے پارا وارُ
اُنتُ کارݨِ کیتے بِل لاہِ
تا کے انت نہ پائے جاہِ

لاکھوں کوششوں کے باوجود یہ انت کوئی نہیں جان سکا۔
جتنا زیادہ کہتے ہیں اس کی عظمت اتنی ہی بلند ہوتی جاتی ہے۔
مالک بلند و برتر ہے اور اس کا مقام بھی بلند و ارفع ہے۔
اس کا نام بلند ترین ہے۔
اتنا کون بلند ہو سکتا ہے۔ جو اس بلند و برتر کو سمجھے۔ اپنی عظمت کو وہ آپ خود ہی جان سکتا ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اس کی چشمِ کرم ہی سے بخشش اور برکت حاصل ہوتی ہے۔

ਏਹੁ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥
ਬਹੁਤਾ ਕਹੀਐ ਬਹੁਤਾ ਹੋਇ ॥
ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਊਚਾ ਥਾਉ ॥
ਊਚੇ ਉਪਰਿ ਊਚਾ ਨਾਉ ॥
ਏਵਡੁ ਊਚਾ ਹੋਵੈ ਕੋਇ ॥
ਤਿਸੁ ਊਚੇ ਕਉ ਜਾਣੈ ਸੋਇ ॥
ਜੇਵਡੁ ਆਪਿ ਜਾਣੈ ਆਪਿ ਆਪਿ ॥
ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਕਰਮੀ ਦਾਤਿ ॥ ੨੪ ॥

ایہُ انُتُ ن جانٔے کوئے
بُہتا کہیئے بُہتا ہوئے
وڈّا صاحبُ اُوچا تھاوٗ
اُوچے اُپرِ اُوچا ناوٗ
ایوڈُ اُوچا ہووے کوئے
تِسُ اُوچے کوَ جانٔے سوئے
جے وڈُ آپِ جانٔے آپِ آپِ
نانک ندری کرمی داتِ ۔۲۴۔

پوڑی — ۲۵

اس کا کرم عظیم ہے کہ لکھا نہیں جا سکتا۔
وہ رازقِ عظیم ہے کہ رتی کے برابر اس میں طمع نہیں۔
بہت سے جری سورما اس سے نعمتیں طلب کرتے ہیں۔
ایسے بہت سے گناہگار اور بدکار ہیں جو برائیوں میں ڈوب کر
ختم ہو رہے ہیں۔
کتنے ہی اس سے نعمتیں پاکر مکر جاتے ہیں۔
اور کتنے ہی پیٹو نادان نعمتیں کھاتے ہی چلے جاتے ہیں۔
کئی لوگوں کو ہمیشہ دکھ، بھوک اور تکلیف ہی ملتی ہے۔

ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ ॥
ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ ਨ ਤਮਾਇ ॥
ਕੇਤੇ ਮੰਗਹਿ ਜੋਧ ਅਪਾਰ ॥
ਕੇਤਿਆ ਗਣਤ ਨਹੀ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਕੇਤੇ ਖਪਿ ਤੁਟਹਿ ਵੇਕਾਰ ॥
ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ ॥
ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ॥
ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ ॥

بُہتا کرمُ لِکھیا نا جائے
وڈّا داتا تِلُ ن تمائے
کیتے منگہِ جودھ اپار
کیتِیا گنّت نہی وِچارُ
کیتے کھپ ٹُٹہِ ویکار
کیتے لے لے مُکرُ پاہِ
کیتے مُورکھ کھاہی کھاہِ
کیتِیا دُوکھُ بھُوکھُ سدمار

داتا یہ بھی تیری عنایت ہی ہے۔
بندھن سے نجات خدا کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔
اور کس کی مجال ہے کہ دم مار سکے۔
اگر کوئی تیرے اسرار کھولنے کی کوشش کرتا ہے۔
تو وہ خود ہی مُنہ کی کھا کر ہوش میں آجاتا ہے۔
داتا خود ہی سب کچھ جانتا ہے اور خود ہی دیتا رہتا ہے۔
لیکن کوئی کوئی ہی اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ ॥
ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ ॥
ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਖਾਇਕੁ ਆਖਣਿ ਪਾਇ ॥
ਓਹੁ ਜਾਣੈ ਜੇਤੀਆ ਮੁਹਿ ਖਾਇ ॥
ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਦੇਇ ॥
ਆਖਹਿ ਸਿ ਭਿ ਕੇਈ ਕੇਇ ॥

ایہِ بھِ داتِ تیری داتار
بندِ خلاصی بھاݨے ہوئے
ہورُ آکھِ ن سکّے کوئے
جے کو کھائکُ آکھݨِ پائے
اوہُ جاݨے جیتیا مُہِ کھائے
آپے جاݨے آپے دیئے
آکھہِ سِ بھِ کیئی کیئے

گورونانک دیو فرماتے ہیں : جس شخص کو وہ (حق المطلق)
حمد و ثنا کی توفیق عطا کر دیتا ہے وہ شاہوں کا شاہ ہے۔

ਜਿਸ ਨੋ ਬਖਸੇ ਸਿਫਤਿ ਸਾਲਾਹ ॥
ਨਾਨਕ ਪਾਤਿਸਾਹੀ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ॥ ੨੫ ॥

جِس نو بخشے صِفُتِ صالاح
نانک پاتِ ساہی پاتِ ساہُ۔ ۲۵۔

پوڑی — ۲۶

(اے خدا) تیرے گُن انمول ہیں، تیرا بیوپار بھی انمول ہے۔
تیرے بیوپاری بھی انمول ہیں اور تیرا خزانہ بھی انمول ہے۔
آنے والے بھی انمول ہیں اور یہ (نعمت) لے جانے والے
بھی انمول ہیں۔
صِدقِ ارادت بھی انمول ہے اور محویتِ حق بھی انمول ہے۔
دھرم (قانونِ مکافات) بھی تیرا انمول ہے اور دیوان بھی
انمول ہے۔
تیرا ترازو بھی انمول ہے تیرے باٹ بھی انمول ہیں۔
تیری بخشش انمول ہے اور انمول ہے تیرا نشان۔
کرم تیرا انمول ہے اور انمول ہے تیرا فرمان۔

ਅਮੁਲ ਗੁਣ ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰ ॥
ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰੀਏ ਅਮੁਲ ਭੰਡਾਰ ॥
ਅਮੁਲ ਆਵਹਿ ਅਮੁਲ ਲੈ ਜਾਹਿ ॥
ਅਮੁਲ ਭਾਇ ਅਮੁਲਾ ਸਮਾਹਿ ॥
ਅਮੁਲੁ ਧਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਦੀਬਾਣੁ ॥
ਅਮੁਲੁ ਤੁਲੁ ਅਮੁਲੁ ਪਰਵਾਣੁ ॥
ਅਮੁਲੁ ਬਖਸੀਸ ਅਮੁਲੁ ਨੀਸਾਣੁ ॥
ਅਮੁਲੁ ਕਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਫੁਰਮਾਣੁ ॥

اَمُلّ گُݨ اَمُلّ واپار
اَمُلّ واپارِیئے اَمُلّ بھنڈار
اَمُلّ آوَہِ اَمُلّ لَے جاہِ
اَمُلّ بھائے اَمُلّا سماہِ
اَمُلُّ دھرمُ اَمُلُّ دِیباݨُ
اَمُلُّ تُلُ اَمُلُّ پرواݨُ
اَمُلُّ بخسِیس اَمُلُّ نیساݨُ
اَمُلُّ کرمُ اَمُلُّ فُرماݨُ

توانمول سے بھی انمول ہے اور تیری ماہیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

وید اور پرانوں میں تیری ہی عظمت کا ذکر ہے۔
عالم وعظ کر کے تیری ہی عظمت بیان کرتے ہیں۔
برہما تیری تعریف کرتا ہے اِندر تیری توصیف کرتا ہے۔
گوپیاں تیرے گُن گاتی ہیں۔ گوبند تیری تعریف کرتا ہے۔
ایسر تیری حمد سرائی کرتا ہے سِدھ بھی تیری شان کی بڑائی کرتا ہے۔
جتنے بھی تو نے عارف بنائے تیری توصیف کرتے ہیں۔

ਅਮੁਲੋ ਅਮੁਲੁ ਆਖਿਆ ਨ ਜਾਇ ॥
ਆਖਿ ਆਖਿ ਰਹੇ ਲਿਵ ਲਾਇ ॥
ਆਖਹਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ਪੁਰਾਣ ॥
ਆਖਹਿ ਪੜੇ ਕਰਹਿ ਵਖਿਆਣ ॥
ਆਖਹਿ ਬਰਮੇ ਆਖਹਿ ਇੰਦ ॥
ਆਖਹਿ ਗੋਪੀ ਤੈ ਗੋਵਿੰਦ ॥
ਆਖਹਿ ਈਸਰ ਆਖਹਿ ਸਿਧ ॥
ਆਖਹਿ ਕੇਤੇ ਕੀਤੇ ਬੁਧ ॥

اَمُلّو اَمُلُّ آکھیا ن جائے
آکھِ آکھِ رہے لِو لائے
آکھِ وید پاٹھ پُران
آکھِ پڑے کرہِ وکھیان
آکھِ برمے آکھِ اِند
آکھِ گوپی تے گووِند
آکھِ اِیسر آکھِ سِدھ
آکھِ کیتے کیتے بُدھ

جن و ملائک تیرے ثنا خواں ہیں۔
صالح، عابد اور سالک لوگ تیری ہی ثنا کرتے ہیں۔
بے شمار لوگ تیری عظمت کا اندازہ لگا رہے ہیں اور کتنے ہی اندازہ لگاتے ہوئے اس جہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔
جتنی مخلوق تو نے پیدا کی ہے اگر اس سے بھی زیادہ اور پیدا کر دے اور وہ سب تیری عظمت کو بیان کرنے کی کوشش کریں تو بھی بیان نہیں کر سکیں گے۔
جتنی عظمت و بڑائی وہ چاہتا ہے اتنا ہی عظیم و بلند ہو جاتا ہے۔

ਆਖਹਿ ਦਾਨਵ ਆਖਹਿ ਦੇਵ ॥
ਆਖਹਿ ਸੁਰਿ ਨਰ ਮੁਨਿ ਜਨ ਸੇਵ ॥
ਕੇਤੇ ਆਖਹਿ ਆਖਣਿ ਪਾਹਿ ॥
ਕੇਤੇ ਕਹਿ ਕਹਿ ਉਠਿ ਉਠਿ ਜਾਹਿ ॥
ਏਤੇ ਕੀਤੇ ਹੋਰਿ ਕਰੇਹਿ ॥
ਤਾ ਆਖਿ ਨ ਸਕਹਿ ਕੇਈ ਕੇਇ ॥
ਜੇਵਡੁ ਭਾਵੈ ਤੇਵਡੁ ਹੋਇ ॥

آکھِہ دانو آکھِہ دیو
آکھِہ سُرِ نر مُنِ جن سیو
کیتے آکھِہ آکھنِ پاہِ
کیتے کہِہ کہِہ اُٹھِ اُٹھِ جاہِ
ایتے کیتے ہورِ کریہِ
تا آکھِ ن سکہِ کیئی کیئے
جے وَڈُ بھاوے تے وڈُ ہوئے

گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ حق المطلق اپنے آپ کو خود ہی جانتا ہے۔

اگر کوئی حق تعالیٰ کو بیان کرنے کی شیخی بگھارے تو اسے گنواروں کا سردار لکھا جائے گا۔

ਨਾਨਕ ਜਾਣੈ ਸਾਚਾ ਸੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਆਖੈ ਬੋਲੁ ਵਿਗਾੜੁ ॥
ਤਾ ਲਿਖੀਐ ਸਿਰਿ ਗਾਵਾਰਾ ਗਾਵਾਰੁ ॥ ੨੬ ॥

نانک جانڑے ساچا سوئے
جے کو آکھے بولُ وِگاڑُ
تا لِکھیئے سِرِ گاوارا گاوارُ -۲۶-

پوڑی — ۲۷

وہ مبارک در، وہ گھر کیسا ہے۔
جہاں تو بیٹھ کر تمام مخلوقات کی نگہداری کر رہا ہے۔
بے شمار تیرے ساز ہیں۔
اور لاانتہا انھیں بجانے والے ہیں۔
راگ اور راگنیوں کی تعداد لامحدود ہے۔
لامحدود نغمہ خواں تیری صفت میں نوا پیرا ہیں۔
ہوا، پانی اور آگ تیرے ہی گن گا رہے ہیں۔
دھرم راج تیرے در پر کھڑا تیرا ثنا خواں ہے۔
چتر اور گپت (کراماً کاتبین)، جو اچھے برے اعمال کو لکھ رہے ہیں اور جن کے لکھے ہوئے پر دھرم راج غور کرتا ہے۔ تیرے ہی گن گا رہے ہیں۔
شِو، برہما اور دیویاں جنھیں تم نے سنوارا ہے۔ سب تیرے ہی

ਸੋ ਦਰੁ ਕੇਹਾ ਸੋ ਘਰੁ ਕੇਹਾ ਜਿਤੁ ਬਹਿ ਸਰਬ ਸਮਾਲੇ ॥
ਵਾਜੇ ਨਾਦ ਅਨੇਕ ਅਸੰਖਾ ਕੇਤੇ ਵਾਵਣਹਾਰੇ ॥
ਕੇਤੇ ਰਾਗ ਪਰੀ ਸਿਉ ਕਹੀਅਨਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਣਹਾਰੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਤੁਹਨੋ ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਗਾਵੈ ਰਾਜਾ ਧਰਮੁ ਦੁਆਰੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਹਿ ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਵੀਚਾਰੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਦੇਵੀ ਸੋਹਨਿ ਸਦਾ ਸਵਾਰੇ ॥

سو درُ کیہا سو گھرُ کیہا جِتُ بہِہ سرب سمالے
واجے ناد انیک اسنکھا کیتے واوݨ ہارے
کیتے راگ پری سِئو کہی اَنِ گاوݨ ہارے
گاوِہ تُہہ نو پَونُ پانی بَیسنترُ گاوَے راجا دھرمُ دُوارے
گاوِہ چِتُ گُپتُ لِکھِ جاݨہِہ لِکھِ لِکھِ دھرمُ وِیچارے
گاوِہ ایُسرُ برما دیوی سوہنِ سدا سوارے

گیت گا رہے ہیں۔

کئی اندر دیوتا اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے دوسرے دیوتاؤں سمیت تیری ہی صفت میں نغمہ پیرا ہیں۔

سِدھ لوگ سمادھی لگا کر تیرا ہی گیت گا رہے ہیں۔

سادھو لوگ استغراق میں تیری ہی توصیف میں مگن ہیں۔

تیرا ہی گیت صالح، صادق، صابر اور پاک لوگ گا رہے ہیں۔

نیز شجاع و بہادر بھی تیری ہی تعریف کر رہے ہیں۔

پنڈت مہارشی جگ جگ سے ویدوں کو پڑھتے ہوئے تیری ہی تعریف کر رہے ہیں۔

دلربا حسین اپسرائیں، اور دنیا، بہشت اور پاتال کے مکین، تیری ہی حمد میں نغمہ سرا ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਇੰਦ ਇਦਾਸਣਿ ਬੈਠੇ ਦੇਵਤਿਆ ਦਰਿ ਨਾਲੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਸਿਧ ਸਮਾਧੀ ਅੰਦਰਿ ਗਾਵਨਿ ਸਾਧ ਵਿਚਾਰੇ ॥
ਗਾਵਨਿ ਜਤੀ ਸਤੀ ਸੰਤੋਖੀ ਗਾਵਹਿ ਵੀਰ ਕਰਾਰੇ ॥
ਗਾਵਨਿ ਪੰਡਿਤ ਪੜਨਿ ਰਖੀਸਰ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਵੇਦਾ ਨਾਲੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਮੋਹਣੀਆ ਮਨੁ ਮੋਹਨਿ ਸੁਰਗਾ ਮਛ ਪਇਆਲੇ ॥

گاوہِ اِند اِنداسنِ بیٹھے دیوتیا درِ نالے
گاوہِ سِدھ سمادھی اندرِ گاوِن سادھ وِچارے
گاوِن جتی ستی سنتوکھی گاوہِ وِیر کرارے
گاوَن پنڈِت پڑِن رکھیسر جُگ جُگ ویدا نالے
گاوہِ موہنڑیا منُ موہنِ سُرگا مچھ پیالے

تیرے پیدا کیے ہوئے بیش قیمت جواہر اڑسٹھ تیرتھوں سمیت تیرا ہی گیت گا رہے ہیں۔

بڑے بڑے سورما تیری ہی تعریف کر رہے ہیں۔ اور چاروں کانیں تیرے ہی گن گاتی ہیں۔

یہ تمام کائنات، طبقات و اقالیم جو تیرے حکم سے قائم ہیں تیری ہی توصیف و ثنا کر رہے ہیں۔

وہ ہی تیری حمد کر سکتے ہیں جو تجھے مقبول ہیں۔ اور تیری محبت میں سرشار ہیں۔

اور بھی بے انتہا ذی روح تیری ثنا کر رہے ہیں۔ جو میرے فکر و قیاس میں نہیں آ سکتے۔

گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ میں اس بارے کیا وچار کر سکتا ہوں۔

وہ مالک سدا سچ ہے۔ سدا قائم رہنے والا ہے اس کا نام حق ہے۔

ਗਾਵਨਿ ਰਤਨ ਉਪਾਏ ਤੇਰੇ ਅਠਸਠਿ ਤੀਰਥ ਨਾਲੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰਾ ਗਾਵਹਿ ਖਾਣੀ ਚਾਰੇ ॥
ਗਾਵਹਿ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡਾ ਕਰਿ ਕਰਿ ਰਖੇ ਧਾਰੇ ॥
ਸੇਈ ਤੁਧੁ ਨੋ ਗਾਵਹਿ ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵਨਿ ਰਤੇ ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਰਸਾਲੇ ॥
ਹੋਰਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਨਿ ਸੇ ਮੈ ਚਿਤਿ ਨ ਆਵਨਿ ਨਾਨਕੁ ਕਿਆ ਵੀਚਾਰੇ ।
ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ ॥

گاونِ رتن اُپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے
گاوہِ جودھ مہابل سُورا گاوہِ کھانڑی چارے
گاوہِ کھنڈ منڈل وربھنڈا کرِ کرِ رکھے دھارے
سیئی تُدھ نو گاوہِ جو تُدھ بھاونِ رتے تیرے بھگت رسالے
ہورِ کیتے گاونِ سے مَے چِتِ ن آونِ نانکُ کیا وِچارے
سوئی سوئی سدا سچُ صاحبُ ساچا ساچی نائی

وہ آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
وہ نہ جنم لیتا ہے اور نہ ہی مرتا ہے۔
اسی نے تمام کائنات کو تخلیق کیا ہے۔
رنگا رنگ کی، مختلف اقسام اور متنوع اجناس کی کائنات
اس نے پیدا کی ہے۔
پھر وہ اس کی نگہداشت کرتا ہے اس کی کیا شان اور
بڑائی ہے۔
وہ جو چاہے سو کرتا ہے اس کے سامنے کسی کا حکم نہیں چلتا۔
وہ بادشاہ، شاہِ شاہاں ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اسی (خدا) کی رضا میں رہنا
زیب دیتا ہے۔

ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ ॥
ਰੰਗੀ ਰੰਗੀ ਭਾਤੀ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜਿਨਸੀ ਮਾਇਆ ਜਿਨਿ ਉਪਾਈ ॥
ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ ਜਿਵ ਤਿਸ ਦੀ ਵਡਿਆਈ ॥
ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ ॥
ਸੋ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ਸਾਹਾ ਪਾਤਿਸਾਹਿਬੁ ਨਾਨਕ ਰਹਣੁ ਰਜਾਈ ॥ ੨੭ ॥

ہے بھی ہوسی جائے ن جاسی رچنا جِنِ رچائی
رُنگی رُنگی بھاتی کِر کِر جِنسی مائیا جِنِ اُپائی
کِر کِر ویکھے کیتا آپنا جِو تِس دی وڈِیائی
جو تِسُ بھاوے سوئی کرسی حُکمُ ن کرنا جائی
سو پاتِ ساہُ ساہا پاتِ صاحبُ نانک رہنُ رجائی۔۲۷۔

پوڑی — ۲۸

قناعت کے بالے پہن، ریاضت کی جھولی بنالے اور خدا کے دھیان کی راکھ اپنے جسم پر مل لے۔
یادِ مرگ گودڑی ہو، جسم کنوارا یعنی پاکیزہ ہو اور صِدقِ ایمان تیرا عصا ہو۔
تمام نوعِ بشر کو اپنا فرقہ سمجھو۔
جس نے من کو جیت لیا اس نے گویا دنیا کو جیت لیا۔
اس خدا کے حضور ہدیہ تسلیم و نیاز
جو ازلی ہے، پاک ہے، ابدی ہے، لافانی ہے۔
اور جس کی شانِ کبریائی ہر زمانہ میں بدونِ تغیر قائم رہتی ہے۔

ਮੁੰਦਾ ਸੰਤੋਖੁ ਸਰਮੁ ਪਤੁ ਝੋਲੀ
ਧਿਆਨ ਕੀ ਕਰਹਿ ਬਿਭੂਤਿ ॥
ਖਿੰਥਾ ਕਾਲੁ ਕੁਆਰੀ ਕਾਇਆ
ਜੁਗਤਿ ਡੰਡਾ ਪਰਤੀਤਿ ॥
ਆਈ ਪੰਥੀ ਸਗਲ ਜਮਾਤੀ
ਮਨਿ ਜੀਤੈ ਜਗੁ ਜੀਤੁ ॥
ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥ ੨੮ ॥

مُندا سنتوکھُ سرمُ پتُ جھولی
دِھیان کی کرہِ بِبھوتِ
کھِنتھا کالُ کُآری کائیا
جُگتِ ڈنڈا پرتیتِ
آئی پنتھی سگل جماتی
منِ جیتے جگُ جیتُ
آدیسُ تِسے آدیسُ
آدِ انیلُ انادِ اناہتِ جگُ جُگُ ایکو ویسُ-۲۸-

پوڑی — ۲۹

گیان (معرفت) کو سامان خورش اور دیا (عطوفت) کو بانٹنے والی (بھنڈارن) بنالے۔

ہر دِل میں صورتِ سرمدی گونج رہی ہے۔

خداوندگار مختارِ مطلق ہے اور تمام کائنات اس کی محکوم ہے۔

(یوگ سے حاصل شدہ) کرامات میں (سعادت سے مختلف) لذت ہے۔

(خداوندگار مطلق)، وصل و فراق کے دونوں عمل چلا رہا ہے۔ اور ہر شخص اپنے نوشتۂ تقدیر کے مطابق بہرہ یاب ہوتا ہے۔

اس خدا کے حضور ہدیہ تسلیم و نیاز

جو ازلی ہے، پاک ہے، ابدی ہے، لافانی ہے اور جس کی شانِ کبریائی ہر زمانہ میں بدون تغیر قائم رہتی ہے۔

ਭੁਗਤਿ ਗਿਆਨੁ ਦਇਆ ਭੰਡਾਰਣਿ
ਘਟਿ ਘਟਿ ਵਾਜਹਿ ਨਾਦ ॥
ਆਪਿ ਨਾਥੁ ਨਾਥੀ ਸਭ ਜਾ ਕੀ
ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਅਵਰਾ ਸਾਦ ॥
ਸੰਜੋਗੁ ਵਿਜੋਗੁ ਦੁਇ ਕਾਰ ਚਲਾਵਹਿ
ਲੇਖੇ ਆਵਹਿ ਭਾਗ ॥
ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥ ੨੯ ॥

بھگتِ گیانُ دیا بھنڈارنِ
گھٹِ گھٹِ واجہِ ناد
آپِ ناتھُ ناتھی سبھ جاکی
رِدھِ سِدھِ اَورا ساد
سنجوگُ وِجوگُ دُوءِ کار چلاوہِ
لیکھے آوہِ بھاگ
آدیسُ تِسَے آدیسُ
آدِ انیلُ انادِ اناہتِ جُگُ جُگُ ایکو ویسُ ۔۲۹۔

پوڑی — ۳۰

کہتے ہیں کہ مایا مائی نے قدرت سے تین چیلے پیدا کیے۔
ایک سنساری (دنیا پیدا کرنے والا) ایک رزق تقسیم
کرنے والا اور ایک دیوان لگانے والا ہو گیا۔
لیکن سچ یہ ہے کہ جو تیری مرضی ہو اور جو تیرا فرمان ہو وہی
ہوتا ہے۔
یہ کیسی حیران کن بات ہے کہ خدا سب کو دیکھتا ہے لیکن
وہ انھیں نظر نہیں آتا۔
اس خدا کے حضور ہدیۂ تسلیم و نیاز
جو ازلی ہے، پاک ہے، ابدی ہے، لافانی ہے اور
جس کی شانِ کبریائی ہر زمانہ بدونِ تغیر قائم رہتی ہے۔

ਏਕਾ ਮਾਈ ਜੁਗਤਿ ਵਿਆਈ
ਤਿਨਿ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣੁ ॥
ਇਕੁ ਸੰਸਾਰੀ ਇਕੁ ਭੰਡਾਰੀ
ਇਕੁ ਲਾਏ ਦੀਬਾਣੁ ॥
ਜਿਵ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵੈ
ਜਿਵ ਹੋਵੈ ਫੁਰਮਾਣੁ ॥
ਓਹੁ ਵੇਖੈ ਓਨਾ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵੈ
ਬਹੁਤਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ ॥
ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥ ੩੦ ॥

ایکا مائی جُگتِ وِیائی
تِنِ چیلے پَروانُ
اِکُ سنساری اِکُ بھنڈاری
اِکُ لائے دِیبانُ
جِوُ تِسُ بھاوے تِوے چلاوے
جِوُ ہووے فُرمانُ
اوہُ ویکھے اونا ندرِ نہ آوے
بُہتا ایہُہ وِڈانُ
آدیسُ تِسے آدیسُ
آدِ انیلُ انادِ اناہتِ جُگُ جُگُ ایکو ویسُ۔ ۳۰

پوڑی — ۳۱

پروردگار کے تخت اور (مختلف) عوالم میں اس کے خزانے بے شمار ہیں۔
ایک ہی بار میں (اس نے) خزانے بھرپور دیے ہیں۔
پروردگار کائنات پیدا کر کے اس کی نگہداشت کرتا ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اس سچّے کردگار کا کام بھی سچّا ہے۔
اس خدا کے حضور ہدیۂ تسلیم و نیاز
جو ازلی ہے، پاک ہے، ابدی ہے، لافانی ہے اور جس کی شانِ کبریائی ہر زمانہ بدونِ تغیر قائم رہتی ہے۔

ਆਸਣੁ ਲੋਇ ਲੋਇ ਭੰਡਾਰ ॥
ਜੋ ਕਿਛੁ ਪਾਇਆ ਸੁ ਏਕਾ ਵਾਰ ॥
ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸਿਰਜਣਹਾਰੁ ॥
ਨਾਨਕ ਸਚੇ ਕੀ ਸਾਚੀ ਕਾਰ ॥
ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥ ੩੧ ॥

آسنُ لوئے لوئے بھنڈار
جو کِچھُ پائیا سُ ایکا وار
کر کر ویکھے سِرجنہارُ
نانک سچّے کی ساچی کار
آدیسُ تِسے آدیسُ
آدِ انیلُ انادِ اناہتِ جُگُ جُگُ ایکو ویسُ-۳۱-

پوڑی — ۳۲

اگر انسان کے مُنہ میں ایک کی جگہ لاکھ زبانیں ہو جائیں
اور پھر یہ بیس گنا ہو جائیں۔
اور ان کے ساتھ دنیا کے مالک کے نام کو لاکھ لاکھ بار
کہا جائے۔
اتحادِ حق کا یہی ایک راستہ ہے جس پر پایہ بہ پایہ صعود
کرنے سے سرفرازی حاصل ہوتی ہے۔
(اسرارِ معرفت) آسمانی بلندیوں کی باتوں کو سن کر کیڑوں
یعنی ناقص آدمیوں کے دل میں (عارفوں کی) تقلید کا خیال
پیدا ہوتا ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ خدا کے لطف و کرم سے
اس کی یافت ہوتی ہے۔
باقی (سب کچھ) جھوٹے شخص کی جھوٹی شیخی ہے۔

ਇਕਦੂ ਜੀਭੌ ਲਖ ਹੋਹਿ ਲਖ ਹੋਵਹਿ ਲਖ ਵੀਸ ॥
ਲਖੁ ਲਖੁ ਗੇੜਾ ਆਖੀਅਹਿ ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਜਗਦੀਸ ॥
ਏਤੁ ਰਾਹਿ ਪਤਿ ਪਵੜੀਆ ਚੜੀਐ ਹੋਇ ਇਕੀਸ ॥
ਸੁਣਿ ਗਲਾ ਆਕਾਸ ਕੀ ਕੀਟਾ ਆਈ ਰੀਸ ॥
ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਪਾਈਐ ਕੂੜੀ ਕੂੜੈ ਠੀਸ ॥ ੩੨ ॥

اِک دُو جِیبھو لکھُ ہوہِ
لکھُ ہووہِ لکھُ وِیس
لکھُ لکھُ گیڑا آکھی اہِ ایکُ نامُ جگ دِیس
ایتُ راہِ پتِ پوڑِیاَ چڑیٔیے ہوئے اِکیس
سُنِ گلا آکاس کی کِیٹا آئی رِیس
نانک ندری پائیئے کُوڑی کُوڑے ٹھِیس -۳۲-

پوڑی — ۳۳

کہنے پر کچھ زور نہیں اور نہ ہی چپ رہنے پر
نہ مانگنے پر کچھ زور چلے اور نہ ہی دینے پر
زندگی اور موت پر اپنا کوئی زور نہیں
راج مال اور منشور پر اپنا کوئی زور نہیں
عرفان اور فہم و شعور پر کوئی زور نہیں
زور اور تدبیر سے اس دنیا سے رہائی ممکن نہیں
خدا ہی کے ہاتھ میں سب زور و قدرت ہے وہی سب
کو سنبھال رہا ہے۔

گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ (اپنے ذاتی زور کی بنا پر) نہ کوئی اعلیٰ ہے اور نہ ہی کوئی ادنیٰ ہے (بلکہ خدا کی قدرتِ کاملہ نے جس کو جیسا بنا دیا وہ ویسا ہی ہے۔)

ਆਖਣਿ ਜੋਰੁ ਚੁਪੈ ਨਹ ਜੋਰੁ ॥
ਜੋਰੁ ਨ ਮੰਗਣਿ ਦੇਣਿ ਨ ਜੋਰੁ ॥
ਜੋਰੁ ਨ ਜੀਵਣਿ ਮਰਣਿ ਨਹ ਜੋਰੁ ॥
ਜੋਰੁ ਨ ਰਾਜਿ ਮਾਲਿ ਮਨਿ ਸੋਰੁ ॥
ਜੋਰੁ ਨ ਸੁਰਤੀ ਗਿਆਨਿ ਵੀਚਾਰਿ ॥
ਜੋਰੁ ਨ ਜੁਗਤੀ ਛੁਟੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥
ਜਿਸੁ ਹਥਿ ਜੋਰੁ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸੋਇ ॥
ਨਾਨਕ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਨ ਕੋਇ ॥ ੩੩ ॥

آکھڻِ جورُ چُپے نہ جورُ
جورُ ن منگڻِ دیڻِ ن جورُ
جورُ ن جیوڻِ مرڻِ ن جورُ
جورُ ن راجِ مالِ منِ سورُ
جورُ ن سُرتی گیانِ وِچارِ
جورُ ن جُگتی چھُٹے سنسارُ
جِسُ ہتھِ جورُ کر ویکھے سوئے
نانک اُتمُ نیچُ ن کوئے ۔۳۳۔

پوڑی ـــ ۳۴

خدا نے رات، موسم، تاریخ، دن اور ہوا، پانی،
آگ اور پاتال بنائے۔
ان کے درمیان زمین کو دارِ عمل بنا کر رکھ دیا۔
اور اس پر گوناگوں مخلوق پیدا کی جس کے طرح طرح
کے رنگ ہیں اور لاانتہا نام ہیں۔
جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی اجر ملے گا۔
خدا سچّا ہے اور اس کا دربار بھی سچّا ہے۔
مقبول لوگ وہاں عزت اور شرف پاتے ہیں

ਰਾਤੀ ਰੁਤੀ ਥਿਤੀ ਵਾਰ ॥
ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਅਗਨੀ ਪਾਤਾਲ ॥
ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ
ਥਾਪਿ ਰਖੀ ਧਰਮਸਾਲ ॥
ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਜੀਅ ਜੁਗਤਿ ਕੇ ਰੰਗ ॥
ਤਿਨ ਕੇ ਨਾਮ ਅਨੇਕ ਅਨੰਤ ॥
ਕਰਮੀ ਕਰਮੀ ਹੋਇ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਸਚਾ ਆਪਿ ਸਚਾ ਦਰਬਾਰੁ ॥
ਤਿਥੈ ਸੋਹਨਿ ਪੰਚ ਪਰਵਾਣੁ ॥

راتی رُتی تِھتّی وار
پوݨ پاݨی اگنی پاتال
تِسُ وِچِ دھرتی تھاپ رکھی دھرم سال
تِسُ وِچِ جیئہ جُگتِ کے رنگ
تِن کے نام انیک اننت
کرمی کرمی ہوئے وِچارُ
سچّا آپِ سچّا دربارُ
تِتھے سوہنِ پنچ پرواݨُ

اور خدا کے کرم سے امتیازی نشان پاتے ہیں۔
اس کے درگاہ میں کچّے پکّے پرکھے جائیں گے۔
گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ وہاں (آخرت) پہنچنے
پر ہی سب پہچانے جائیں گے۔

ਨਦਰੀ ਕਰਮਿ ਪਵੈ ਨੀਸਾਣੁ ॥
ਕਚ ਪਕਾਈ ਓਥੈ ਪਾਇ ॥
ਨਾਨਕ ਗਇਆ ਜਾਪੈ ਜਾਇ ॥ ੩੪ ॥

ندری کرم پوَے نیسانڑُ
کچ پکائی اوتھَے پائے
نانک گیا جاپَے جائے۔۳۴۔

پوڑی — ۳۵

وادیِ فرض کا بیان ہو چکا۔
اب وادیِ معرفت کا احوال بیان ہو گا۔
وہاں پر بے شمار ہوائیں، پانی، آگ، کرشن اور مہیش
ہیں۔
بے شمار ہی برہما ہیں جو شکلیں، رنگ اور بھیس ڈھال
رہے ہیں۔
بے شمار اعمال کی دنیائیں ہیں۔ بے شمار میرو پہاڑ ہیں اور
کتنے ہی دھرو بھگت اور انھیں دیے گئے اپدیش ہیں۔
کتنے ہی اندر، چاند اور سورج ہیں اور بے شمار طواسین
اور طبقات ہیں
کتنے ہی سِدّھ، بُدّھ، ناتھ اور دیویاں پیدا کی ہیں۔

ਧਰਮ ਖੰਡ ਕਾ ਏਹੋ ਧਰਮੁ ॥
ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਕਾ ਆਖਹੁ ਕਰਮੁ ॥
ਕੇਤੇ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਵੈਸੰਤਰ ਕੇਤੇ ਕਾਨ ਮਹੇਸ ॥
ਕੇਤੇ ਬਰਮੇ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਅਹਿ ਰੂਪ ਰੰਗ ਕੇ ਵੇਸ ॥
ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ ॥
ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ ॥
ਕੇਤੇ ਸਿਧ ਬੁਧ ਨਾਥ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਦੇਵੀ ਵੇਸ ॥

دھَرم کھنڈ کا ایہو دھرمُ
گیان کھنڈ کا آکھہُ کرمُ
کیتے پوَݨ پانی وَیسنتر کیتے کان مہیس
کیتے برمے گھاڑتِ گھڑی اہِ رُوپ رنگ کے ویس
کیتیا کرم بھُومی میر کیتے کیتے دُھو اُپدیس
کیتے اِند چند سُوُر کیتے کیتے منڈل دیس
کیتے سِدّھ بُدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس

بے شمار ملائک وجن اور صالح ہیں۔
اور بے شمار سمندر ہیں کہ جن میں جواہر ہیں۔
بے شمار کانیں اور زبانیں ہیں۔
اور بے شمار ہی بادشاہ اور سلاطین ہیں اور عقیدت مند پرستار بے شمار ہیں کہ خدا کی اطاعت میں محو ہیں۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ ان سب کا شمار ممکن نہیں۔

ਕੇਤੇ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਮੁਨਿ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਰਤਨ ਸਮੁੰਦ ॥
ਕੇਤੀਆ ਖਾਣੀ ਕੇਤੀਆ ਬਾਣੀ ਕੇਤੇ ਪਾਤ ਨਰਿੰਦ ॥
ਕੇਤੀਆ ਸੁਰਤੀ ਸੇਵਕ ਕੇਤੇ ਨਾਨਕ ਅੰਤੁ ਨ ਅੰਤੁ ॥ ੩੫ ॥

کیتے دیو دانوَ مُنِ کیتے کیتے رتن سمُنُد
کیتیا کھانٹی کیتیا بانٹی کیتے پات نرِنُد
کیتیا سُرتی سیوک کیتے نانک انت ن انتُ۔ ۳۵۔

پوڑی — ۳۶

معرفت کی وادی میں انوارِ معرفت رخشاں ہے۔
وہاں نغماتِ عرفانی اور کیف وسرور کا عالم ہے۔
ریاضت کی وادی میں لافانی حسن فروزاں ہے۔
وہاں دل کی بہترین تشکیل عمل میں آتی ہے۔
وہاں کا حال واحوال کہنے میں کب آتا ہے۔
اگر کوئی بیان کرنے کی کوشش کرے تو وہ پچھتاتا ہے۔
اس وادی میں فہم وشعور اور دل میں سمجھ پیدا کی جاتی ہے۔
یہاں فرشتوں اور کامل لوگوں کا وجدان گڑھا جاتا
ہے۔

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਮਹਿ ਗਿਆਨੁ ਪਰਚੰਡੁ ॥
ਤਿਥੈ ਨਾਦ ਬਿਨੋਦ ਕੋਡ ਅਨੰਦੁ ॥
ਸਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਰੂਪੁ ॥
ਤਿਥੈ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਐ ਬਹੁਤੁ ਅਨੂਪੁ ॥
ਤਾ ਕੀਆ ਗਲਾ ਕਥੀਆ ਨਾ ਜਾਹਿ ॥
ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ ॥
ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਤਿ ਮਤਿ ਮਨਿ ਬੁਧਿ ॥
ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਾ ਸਿਧਾ ਕੀ ਸੁਧਿ ॥ ੩੬ ॥

گیان کھنڈ مہہ گیانُ پرچنڈُ
تِتھے ناد بنود کوڈ انندُ
سرم کھنڈ کی باݨی رُوپُ
تِتھے گھاڑتِ گھڑیئے بہُتُ انُوپُ
تا کیا گلا کتھیا نا جاہِ
جے کو کہے پچھے پچھُتائے
تِتھے گھڑیئے سُرتِ متِ مِن بُدھِ
تِتھے گھڑیئے سُرا سِدھا کی سُدھِ۔۳۶۔

پوڑی — ۳۷

کرم کی وادی میں زور کی بات ہے۔
جو (لوگ) یادِ حق میں غلطاں ہیں ان کے سوا وہاں کوئی اور نہیں۔
وہاں شہ زور، دلیر اور شجاع ہی رہتے ہیں جن کے دل میں رام (خدا) سمایا ہوا ہے۔
ان ارادت مندوں کے دل خدا کی عظمت میں منہمک رہتے ہیں۔
ان کا روحانی جمال بیان سے باہر ہے۔
جن کے دل میں رام (خدا) بستا ہے وہ موت اور فریب سے پرے ہیں۔

ਕਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਜੋਰੁ ॥
ਤਿਥੈ ਹੋਰੁ ਨ ਕੋਈ ਹੋਰੁ ॥
ਤਿਥੈ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰ ॥
ਤਿਨ ਮਹਿ ਰਾਮੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰ ॥
ਤਿਥੈ ਸੀਤੋ ਸੀਤਾ ਮਹਿਮਾ ਮਾਹਿ ॥
ਤਾ ਕੇ ਰੂਪ ਨ ਕਥਨੇ ਜਾਹਿ ॥
ਨਾ ਓਹਿ ਮਰਹਿ ਨ ਠਾਗੇ ਜਾਹਿ ॥
ਜਿਨ ਕੈ ਰਾਮੁ ਵਸੈ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

کرم کھنڈ کی بانٔی جورُ
تِتھے ہورُ ن کوئی ہورُ
تِتھے جودھ مہابل شور
تِن مہہ رامُ رہیا بھرپُور
تِتھے سِیتو سِیتا مہما ماہِ
تا کے رُوپ ن کتھنے جاہِ
نا اوہِ مرہِ ن ٹھاگے جاہِ
جن کےَ رامُ وسےَ من ماہِ

کئی عوالم کے عابد اس وادی میں مسرور اور شاد بستے ہیں۔
کیونکہ ان کے دل میں خدائے حق بستا ہے۔

حق کی وادی میں خدا خود جلوہ افروز ہے۔
خدا خود ہی بنا کر دیکھتا ہے اور نظرِ کرم سے نہال کر دیتا ہے۔
وادیِ حق میں ہزاروں طبقات اور عوالم ہیں کہ ان کا بیان
کرنا انسان کے لیے ممکن نہیں۔
بے شمار عوالم ہیں اور لاتعداد شکلیں ہیں ہر جگہ اس کے حکم
کے مطابق کام چل رہے ہیں۔

ਤਿਥੈ ਭਗਤ ਵਸਹਿ ਕੇ ਲੋਅ ॥
ਕਹਹਿ ਅਨੰਦੂ ਸਚਾ ਮਨਿ ਸੋਇ ॥
ਸਚ ਖੰਡਿ ਵਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥
ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ ॥
ਤਿਥੈ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡ ॥
ਜੇ ਕੋ ਕਥੈ ਤ ਅੰਤ ਨ ਅੰਤ ॥
ਤਿਥੈ ਲੋਅ ਲੋਅ ਆਕਾਰ ॥
ਜਿਵ ਜਿਵ ਹੁਕਮੁ ਤਿਵੈ ਤਿਵ ਕਾਰ ॥

تِتھے بھگت وسہِ کے لوء
کرہِ انندُ سچا مِن سوۓ
سچ کھنڈِ وسَے نِرنکارُ
کرِ کرِ ویکھے ندرِ نِہال
تِتھے کھنڈ منڈل وربھنڈ
جے کو کتھے ت انُت ن انُت
تِتھے لوء لوء آکار
جِوُ جِوُ حُکمُ تِوے تِوکار

خدا کہ عین سرور ہے تمام عوالم کی نگہداشت کرتا ہے۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ اس وادی کا بیان سخت
کڑی اور دشوار بات ہے۔

ਵੇਖੈ ਵਿਗਸੈ ਕਰਿ ਵੀਚਾਰੁ ॥
ਨਾਨਕ ਕਥਨਾ ਕਰੜਾ ਸਾਰੁ ॥ ੩੭ ॥

ویکھے وِگسے کرِ وِیچارُ
نانک کتھنا کرڑا سارُ۔ ۳۷۔

پوڑی — ۳۸

تقویٰ کی بھٹّی پر صبر و استقلال کو سنار بنا۔
عقل کا اہرن اور علم کا ہتھوڑا بنا۔
خوفِ خدا کی دھونکنی اور زہد و ریاضت کی آگ جلا۔
عشق کی کٹھالی میں لافانی نام کو ڈھال۔
ایسی ہی سچّی ٹکسال میں خداشناسی کی سچّی مہریں گھڑی جاسکتی ہے۔

یہ کام وہی کر سکتے ہیں جن پر خدا کی نظرِ کرم ہے۔
گورونانک دیو فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے بندگانِ مخلص نہال ہو جاتے ہیں۔

ਜਤੁ ਪਾਹਾਰਾ ਧੀਰਜੁ ਸੁਨਿਆਰੁ ॥
ਅਹਰਣਿ ਮਤਿ ਵੇਦੁ ਹਥੀਆਰੁ ॥
ਭਉ ਖਲਾ ਅਗਨਿ ਤਪ ਤਾਉ ॥
ਭਾਂਡਾ ਭਾਉ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤਿਤੁ ਢਾਲਿ ॥
ਘੜੀਐ ਸਬਦੁ ਸਚੀ ਟਕਸਾਲ ॥
ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰਮੁ ਤਿਨ ਕਾਰ ॥
ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ ॥ ੩੮ ॥

جتُ پاہارا دِھیرجُ سُنِیارُ
اہُرنِ متِ ویدُ ہتھِیارُ
بھو کھلا اگنِ تپ تاؤ
بھانڈا بھاؤ اُمرتُ تِتُ ڈھالِ
گھڑِیئے سبدُ سچّی ٹکسال
جِن کو ندرِ کرمُ تِن کار
نانک ندری ندرِ نہال-۳۸-

شلوک

ہوا مرشد ہے، پانی باپ اور زمین ماں ہے۔
دن اور رات دایہ گیری پر مامور ہیں اور ان کے دامن
میں سارا جہاں کھیل رہا ہے۔
اس کے حضور میں نیکیاں اور برائیاں جانچی جاتی ہیں۔
ہر ایک شخص اپنے اعمال کی بنا پر خدا کا قرب پاتا ہے یا
اس سے دور ہو جاتا ہے۔
جنھوں نے نامِ حق کا وِرد کیا اور سخت ریاضت کی۔
گورو نانک دیو فرماتے ہیں کہ ان کے چہرے نورانی ہیں بہت
سے اور لوگ ان کے ساتھ (یعنی ان کے فیضِ صحبت سے)
نجات پا گئے۔

ਸਲੋਕੁ ॥
ਪਵਣੁ ਗੁਰੂ ਪਾਣੀ ਪਿਤਾ ਮਾਤਾ ਧਰਤਿ ਮਹਤੁ ॥
ਦਿਵਸੁ ਰਾਤਿ ਦੁਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ ਖੇਲੈ ਸਗਲ ਜਗਤੁ ॥
ਚੰਗਿਆਈਆ ਬੁਰਿਆਈਆ ਵਾਚੈ ਧਰਮੁ ਹਦੂਰਿ ॥
ਕਰਮੀ ਆਪੋ ਆਪਣੀ ਕੇ ਨੇੜੈ ਕੇ ਦੂਰਿ ॥
ਜਿਨੀ ਨਾਮੁ ਧਿਆਇਆ ਗਏ ਮਸਕਤਿ ਘਾਲਿ ॥
ਨਾਨਕ ਤੇ ਮੁਖ ਉਜਲੇ ਕੇਤੀ ਛੁਟੀ ਨਾਲਿ ॥ ੧ ॥

سلوکُ

پَوَنُ گُرُو پانیٔ پِتا ماتا دھرتِ مہتُ
دِوسُ راتِ دُوءِ دائی دائیا کھیلَے سگل جگتُ
چنگِیائیا بُرِیائیا واچَے دھرمُ ہَدُورِ
کرمی آپو آپنٔ کے نیڑے کے دُورِ
جِنی نامُ دِھائیا گئے مسکتِ گھالِ
نانک تے مُکھ اُجلے کیتی چھُٹی نالِ ۔ ۱

جپ جی صاحب

خُلاصَہ

جپ جی گورونانک دیوجی کا کلام پاک ہے اور گورو گرنتھ صاحب کے شروع میں درج ہے۔ اسے ان کی روحانی تعلیم کا لبِ لباب کہا جاتا ہے۔ سکھ صاحبان صبح سویرے اس کا ورِد کرتے ہیں۔ اوّل نہایت جامع الفاظ میں خدا کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ واحدِ مطلق ہے۔ اس کا نام سچ یعنی حق ہے۔ وہ کردگارِ مطلق ہے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے۔ وہ خوف اور مخالفت سے پاک ہے (اس سے عظیم تر کوئی نہیں لہذا وہ خوف سے پاک ہے۔ کوئی اس کا ثانی نہیں اس لیے مخالفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) اس کی ذات لازماں ہے۔ وہ زمان کی قید سے مبرّا ہے۔ جنم اور موت دونوں سے بالاتر ہے۔ اس کی ذات کسی شے کی محتاج نہیں۔ وہ اپنے آپ قائم ہے۔ ایسی ذات پاک تک رسائی مرشد کی معرفت ہوتی ہے۔ اور

مرشد کے فیضِ تربیت سے اس تک پہنچا جاسکتا ہے۔
(اتنے حصّے کو مُول منتر کہتے ہیں)

اس کے بعد فرماتے ہیں 'جپ' یعنی وِرد کرو۔
حق ہمیشہ سے تھا۔ ہے' اور رہے گا۔ یعنی وہ روزِ ازل سے پہلے بھی تھا۔
روزِ ازل بھی تھا۔
آج بھی ہے اور آخر تک حق رہے گا۔
خدا کی تعریف کے بعد بنیادی سوال اٹھاتے ہیں کہ جھوٹ کا پردہ کیونکر چاک ہو؟ وہ کون سا راستہ ہے جس پر چل کر ہم حق تک پہنچ سکتے ہیں؟۔
جسم کو لاکھوں بار پاک کرنے سے باطنی پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔ خاموشی کا روزہ رکھنے سے سکون حاصل نہیں ہوتا۔ دنیا بھر کی دولت حاصل کرنے کے بعد بھی دنیاوی طمع سے چھٹکارا نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ دانائی بھی آخرت میں کسی کام نہیں آتی۔ یہ تمام مروّجہ رسومات حق تک پہنچنے میں مددگار ثابت نہیں ہوتیں۔

تو پھر یہ پردہ کیسے چاک ہو جو ہمارے اور حق کے درمیان حائل ہے؟

ایک ہی راستہ ہے کہ انسان 'حکمِ رضا' پر چلے۔ اس کی رضا کو تسلیم کرے اور اسے اپنی خوشی سمجھے۔ یہی راست شعاری اور یہی انسان کا مقدّر ہے جو وہ اپنے ساتھ لکھا کر لایا ہے۔

'حکم' کیا ہے؟ حکمِ حق کے بے شمار اَسرار ہیں۔ حکمِ حق سے شکل پیدا ہوتی ہے اور جسم میں روح آتی ہے۔ حکمِ حق ہی سے عزّت، ذلت، دکھ اور سُکھ ملتا ہے۔ اسی کے حکم سے خوش بخت نجات پالیتے ہیں اور اسی کے حکم سے جنم اور موت کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ ہر شے اس کے احاطۂ حکم میں ہے اور حکم سے باہر کچھ نہیں۔ اگر انسان 'حکم' کے بھید کو پالے تو اپنی انا اور خودی سے چھٹکارا پالے کیونکہ یہ انا ہی ہے جو ہمیں باطل کا پردہ چاک نہیں کرنے دیتی اور راست شعار نہیں ہونے دیتی۔

داتا کی بخشش اور رحمت کا شمار نہیں ہو سکتا۔ لوگ اپنی سمجھ اور مقدّر کے مطابق اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور وہ بے پرواہ

ان سب باتوں سے بے نیاز خلقت کو نوازتا جا رہا ہے۔ ایسے سچے صاحب کے حضور جس کا نام سچ ہے۔ جو لوگوں کو نعمتیں بخشتا ہی جا رہا ہے۔ ہم اس کے حضور کون سا تحفہ پیش کریں؟ ایسے کون سے پیار کے بول بولیں کہ وہ نظرِ کرم فرمائے؟ اس کا جواب دیتے ہیں کہ سحر گاہی اپنائیں۔ صبح نور کے تڑکے جاگ کر اس داتا کی حمد و ثنا کریں۔ اس کی صفات بیان کریں کیونکہ یہ جسم اچھے اعمال کی وجہ سے ملا ہے لیکن درِ نجات خدا کے رحم و کرم ہی سے حاصل ہو گا۔

خدا کی کوئی مادی صورت نہیں۔ کیونکہ وہ مادہ سے پاک ہے۔ وہ قائم بالذات ہے جس نے اس کی پرستش کی اس نے رنج سے رہائی پالی۔ وہ سکھ اور راحت کے گھر جا بسا۔

دیوی دیوتا کی پوجا بے کار ہے۔ اسی طرح تیرتھ یاترا، مقاماتِ مقدسہ پر جا کر غسل کرنا سب بے کار ہیں۔ اس طرح خدا کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک مرشد ہی ہے جو علم عطا کرتا ہے۔ اس کی ہدایت سے دانش میں لعل و گہر سی چمک پیدا ہوتی ہے اسی کے فیض سے انسان تمام مخلوقات کے رازق کو ہمیشہ یاد رکھنے کے

قابل ہوتا ہے۔

جوں جوں انسان مرشد کے فیضِ تربیت سے 'نامِ حق' سنتا ہے اور اس میں محو ہو جاتا ہے اسے سچ، صبر اور گیان حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس عمیق سمندر میں راہ پا لیتا ہے اسے تمام عقلی اور نقلی علوم سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ نامِ خدا سننے اور اس میں محو ہونے کے فیض سے تمام گناہ دھل جاتے ہیں گناہوں کے ختم ہونے سے دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جسے عابد حاصل کرنے کے بعد ہمیشہ سرور و سکون کی حالت میں رہتا ہے۔

خدا مادہ سے مبرّا ہے۔ خدا سے دل لگانے والا، حق کی اطاعت کرنے والا خود بھی ہولے ہولے مادہ سے بلند ہونے لگتا ہے۔ طاعتِ حق سے دل روشن ہو جاتا ہے۔ عقل و ادراک منور ہو جاتے ہیں اور عالم کے تمام اسرار آشکارا ہو جاتے ہیں اور ایسے انسان کی راہ میں کوئی دیوار حائل نہیں ہوتی۔ اس دنیا سے وہ عزّت و آبرو کے ساتھ جائے گا اس پر نجات کے دروازے کھل جائیں گے۔ خدا کی اطاعت کرنے والے کے عزیز و اقربا بھی نجات سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں اور اس کی اطاعت کرنے والا نہ صرف

خود ہی اس بحرِ ہستی کو پار کرتا ہے بلکہ اپنے مریدوں کو بھی پار لگا دیتا ہے۔

انسان لاکھ غور و فکر کرے یا بیان کی کوشش کرے اس کے حسن و جمال کا بیان ممکن نہیں۔ بے شمار عقیدت مند، بھگت اور نیک لوگ اس کی بندگی میں مصروف ہیں لیکن اس کے فضل و کرم کو بیان نہیں کر سکتے۔ گورو نانک دیو جی بصد عجز و نیاز کہتے ہیں کہ اے نرنکار! مجھ میں یہ قدرت کہاں کہ تیرے بارے غور و فکر کر سکوں اور میں اس لائق بھی نہیں کہ تجھ پر ایک ہی بار اپنی جان نچھاور کر سکوں۔ صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ وہی کام اچھا ہے جو تجھے پسند ہے۔ تیری رضا، تیری پسند، تیری مرضی ہی نیکی ہے۔ اور صرف تو ہی دائم و قائم ہے۔

گناہ سے کیونکر دل کو پاک کیا جا سکتا ہے؟ اگر ہاتھ پاؤں خاک آلودہ ہو جائیں تو پانی سے صاف کیے جا سکتے ہیں۔ اگر کپڑا نجاست سے ناپاک ہو جائے تو صابن سے دھو کر پاک کیا جا سکتا ہے لیکن اگر دل گناہوں سے ناپاک ہو جائے تو اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دل کو عشق کے رنگ میں رنگ

لیا جائے۔ اسے نامِ خدا کے وِرد سے پاک کیا جائے۔

لیکن گناہ اور ثواب صرف الفاظ ہی نہیں۔ انسان جس طرح کے اعمال کرے گا اس کا اجر بھی پائے گا۔ جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا۔ کیونکہ خدا کے حکم سے اس دنیا میں آتا ہے اور اسی کے حکم سے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔

رحم، ریاضت اور خیرات کرنا اچھے اوصاف ہیں اور ان سے اجر بھی حاصل ہوتا ہے لیکن وہ تِل برابر ہے۔ اصلی وصف تو یہ ہے کہ دل میں خدا کی محبت ہو۔ ہم اس کا نام سُنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ لیکن یہ انسان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خود اپنے اندر کوئی خوبی یا وصف پیدا کر سکے۔ یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے بندوں کو نیکیوں کے تحائف بخشے اور خدا کی بھگتی بغیر اوصاف کے ممکن نہیں۔ اور خدا ہی گن اور وصف بخشتا ہے۔ خدا لائقِ پرستش ہے کہ وہ حقِ مطلق، حقِ یگانہ، خیرِ مطلق، حسنِ مطلق اور سرورِ محض ہے۔

خداوندِ کریم مالکِ کل ہے وہ عظیم ہے۔ لوگ بیانِ حق کی کوشش میں ہیں ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے سے زیادہ عقل مند

اور سیانا سمجھتا ہے۔ لیکن جو شخص جاننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ عالمِ آخرت میں کچھ سعادت نہ پائے گا۔

خدا کی برتری کا بیان جگہ جگہ خوبصورت پیرائے میں کیا ہے جیسے اے خدا ! تیری صفات بے انت ہیں۔ یہ جو بظاہر نظر آنے والی کائنات ہے اس کی اِس پار سے اُس پار تک کوئی حد نہیں۔ تیری قدرت کا کوئی شمار نہیں اور تیری عطا کا بھی کوئی انت نہیں۔ بے شمار لوگ بے قراری سے تیرا انت پانے کی کوشش میں ہیں لیکن جتنا کہتے ہیں تیری عظمت اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ اتنا کون عظیم ہو سکتا ہے جو تجھ سے عظیم اور بلند و برتر کو سمجھ سکے۔ اپنی عظمت کو تو آپ ہی جان سکتا ہے۔

وہ رازق ہے۔ اس کا کرم بے شمار ہے۔ لوگ اس سے نعمتیں طلب کرتے ہیں اور وہ عطا کرتا رہتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ نعمتیں پاکر مکر جاتے ہیں اور گناہوں میں ڈوب کر دکھ اور تکلیف سہتے ہیں۔

لیکن اے میرے داتا ! یہ بھی تیری عنایت ہے۔ کیونکہ بند و نجات خدا کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔ انسان کی کیا

مجال کہ دم مار سکے۔ یہ سب اس کے اسرار ہیں۔ داتا سب کچھ جانتا ہے۔ اور خود ہی نعمتیں بخشتا رہتا ہے۔ حمد و ثنا کی توفیق بھی وہی دیتا ہے۔ اور اگر مالک کسی کو یہ توفیق بخش دے تو وہ شخص شاہوں کا شاہ ہو جائے۔

خدا جو مالک ہے۔ سدا سچ ہے۔ سدا قائم رہنے والا ہے۔ وہ آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ نہ جنم لیتا ہے اور نہ ہی مرتا ہے۔

خدا کردگار ہے۔ اسی نے تمام کائنات کی تخلیق کی ہے۔ اور پھر اس کی نگہداشت بھی خود ہی کرتا ہے۔ وہ جو چاہے سو کرتا ہے۔ اسی کا حکم جاری و ساری ہے۔ اس کے سامنے کسی کا حکم نہیں چلتا۔ وہ شاہِ شاہاں ہے اور اس کی رضا میں رہنا انسان کو زیب دیتا ہے۔

گھر بار چھوڑ کر، جسم پر راکھ مل کر، کان چھدوا کر اور فقیر بن جانے سے خدا نہیں ملتا۔ فرماتے ہیں:۔

خدا کے دھیان کی راکھ اپنے جسم پر مل، قناعت کو بالے بنا کر پہن لے۔ اور ریاضت کی جھولی گلے میں ڈال لے۔ یادِ مرگ

کو گودڑی بنا، اپنا جسم پاکیزہ رکھ اور صدقِ ایمان کو عصا بنا لے۔
ذات پات کے بندھن سے چھٹکارہ پالے اور تمام نوعِ بشر کو
اپنا فرقہ سمجھ۔ سب انسانوں کو اپنی ہی برادری کا جان اور اپنے
دل پر فتح پا۔ کیونکہ جس نے اپنا دل جیت لیا۔ اس نے گویا عالم کو
فتح کر لیا۔

اس کی یاد کے فیض سے یہ علم ہوتا ہے کہ ہمارے اختیار
میں کچھ نہیں۔ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے اور پھر جب یہاں
سے رخصت ہوتا ہے اِس میں اُس کی مرضی یا اختیار کا دخل نہیں۔
پیدائش اور موت کے درمیان جو وقفہ ہے۔ اس میں جو کچھ وقوع
پذیر ہوتا ہے۔ یعنی بولنا، خاموش رہنا، مانگنا، دینا، دنیاوی
جاہ وحشمت، عرفان وفہم ان تمام پر انسانی اختیار نہیں۔ یہاں تک
کہ اس دنیا سے رہائی بھی اپنے بس میں نہیں۔ سب کچھ خدا کے
ہاتھ میں ہے اور وہی سب کی نگہداشت اور پرورش کر رہا ہے۔

خدا نے دن رات، موسم، ہوا، پانی، آگ اور پاتال کو
بنایا اور پھر ان کے درمیان زمین کو دارِ عمل بنا کر رکھ دیا۔ اور
اس زمین پر گوناگوں مخلوق پیدا کی۔ جس کے خوشنما رنگ ہیں اور

لاانتہا نام ہیں۔ اس دنیا میں جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی اجر ملے گا خدا کی درگاہ میں سب کی پرکھ کی جائے گی۔ اور مقبول لوگ خدا کی نظرِ کرم سے امتیازی حیثیت پائیں گے۔ یہ وادیِ فرض کا بیان ہے

اس کے بعد وادیِ معرفت تک پہنچتے ہیں۔ وہاں انوارِ معرفت رخشاں ہے۔ وہاں بے شمار پرستارِ عقیدت مند ہیں۔ جن کا شمار ممکن نہیں اور جو خدا کی اطاعت میں محو ہیں۔ وہاں نغماتِ عرفانی ہیں اور کیف و سرور کا عالم ہے۔

اور پھر ریاضت کی وادی ہے۔ یہ وادیِ حسن ہے۔ یہاں کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ یہاں دل کی بہترین تشکیل عمل میں آتی ہے اس وادی میں فہم و شعور اور دل میں سمجھ پیدا کی جاتی ہے۔ اور یہاں کامل لوگوں کا وجدان گڑھا جاتا ہے۔

پھر کرم کی وادی تک رسائی ہوتی ہے۔ یہاں شجاع، شہ زور اور دلیر رہتے ہیں۔ جنھوں نے نفسِ امّارہ پر قابو پالیا ہے۔ اور ان کے دل میں خدا سمایا ہوا ہے اور وہ خدا کی عظمت میں منہمک ہیں۔ ان کا روحانی جمال ناقابلِ بیان ہے۔ وہ موت اور فریب سے پرے ہیں۔ اس حق کی وادی میں خدا خود جلوہ فروز ہے۔

اس روحانی کیفیت کو پانے کے لیے تقویٰ، صبر و استقلال، عقل و علم، خوفِ خدا، زہد و ریاضت اور عشقِ الٰہی کا سہارا لے۔ یہ ایسے اوزار ہیں جن سے خدا شناسی کی سچّی مہریں گھڑی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ کام وہی کر سکتے ہیں جن پر خدا کی نظرِ کرم ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے جھوٹ کی دیوار گر جاتی ہے۔ باطل کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔ بندگانِ مخلص مسرور اور نہال ہو جاتے ہیں۔

آخر میں فرماتے ہیں :-

انسان کے ارد گرد جو قدرت کے سامان ہیں وہ اُس کی پرورش اور راحت کے لیے مامور ہیں۔ خدا کے حضور میں انسان کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب کیا جاتا ہے۔ نیکیوں سے اس محبوبِ حقیقی کا قرب اور برائیوں سے دوری نصیب ہوتی ہے۔ لیکن جو نامِ حق کے وِرد میں منہمک رہتے ہیں۔ وہ اپنی محنت اور مشقت کا ثمر پاتے ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ وہ خود بھی اور ان کے فیضِ صحبت سے دوسرے بھی نجات پا جاتے ہیں۔